بامِ عرش

سیّد منظور احمد مہجورؔ
مکان شریفی

مع

سرمایۂ زیست

سیّد دانیال ساجدؔ

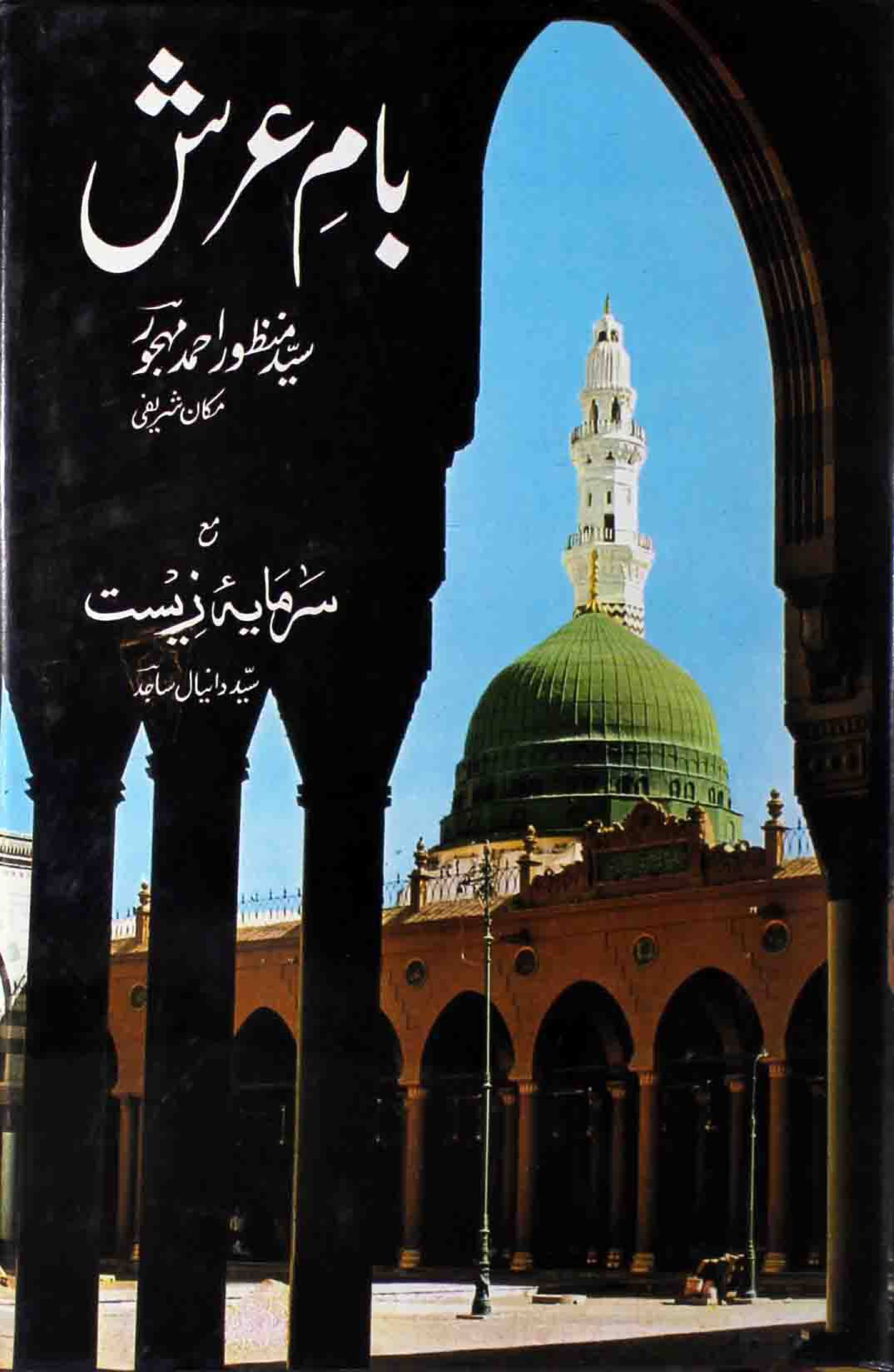

یہ سطورِ نعت، یوں تو مختلف بحروں اور مختلف
قافیوں اور ردیفوں کی ظاہری صورت کی پابند ہیں،
لیکن ان سب کے اندر ایک ہی تجلّی کے عکس ہیں، یہ
ایک ہی موّاج سمندر کی لہریں ہیں۔ ان سب
میں ایک ہی تاثر جاری و ساری ہے۔ ان کے
اندر ایک ہی برجستہ التزام کے ساتھ جا بجا قرآنِ مجید
کے نصوص کی علامات کارفرما ہیں، ہر شعر کسی
آیتِ متبرّکہ کی تلمیح کا حامل ہے، ہر بات کسی صداقت
کا اشاریہ ہے، جو کچھ ہے حدِ عجز اور حدِ نیاز
کے اندر ہے، سب کچھ معراجِ اظہار اور کمالِ بیان
بھی ہے۔ کہیں روزمرّہ کے سادہ الفاظ ہیں،
لیکن ان کے اندر احساس و معانی کی قوّت موجزن
ہے، کہیں خوبصورت اور دلکش تراکیب ہیں
لیکن ان کی عمیق تہیں حقائق و معارف کے
خزانے رکھتی ہیں۔

مجید امجد

اہتمام : خالد شریف
سرورق : بشکریہ عظمت شیخ
ہدیہ : -/۹۹ روپے

Marfat.com

بامِ عرش از نامِ پاکت سربلند
فرشِ خاک از بارگاہت ارجمند
(مہجورؔ)

بامِ عرش

(نعتیہ مجموعہ)

سیّد منظور احمد مہجورؔ مجدّدی، مکان شریف

مع

سرمایۂ زیست

(ہدیۂ نعت)

سیّد دانیال ساجد

ماورا پبلشرز، بہاولپور روڈ، لاہور

Marfat.com

باذوق لوگوں کے لیے

ہماری کتابیں

خوبصورت کتابیں

تزئین واہتمام

خالد شریف

نگرانِ اشاعت : سیّد سعد عتیق،

سیّد دانیال ساجد

ماورا

ضابطہ

بار اوّل : ۱۹۹۲ء

کتابت : عبدالمتین

مطبع : امپریس لاہور

ہدیہ : ۹۹ روپے

ملنے کا پتہ :

۱۲۰- سول لائنز (مکان شریف)

لیاقت روڈ ، ساہیوال

ترتیب

الاستدراک ، ۹

بامِ عرش تعارف ، ۱۷

مختصر سوانح حیات ، ۲۳

در نعت سیّد المرسلینؐ ، ۲۹

اے دُرّ درجِ عصمت والے گوہرِ ہُدیٰ ، ۳۳

وہ شمع کہ جس کے اُجالے سے کُل عالم بقعۂ نُور ہوا ، ۳۶

اے آسمانِ رُشد کے تابندہ آفتاب ، ۳۸

محمدؐ عربی راح بخشِ جامِ حیات ، ۴۰

دل جلوہ گاہِ نورِ مبینِ محمدؐ است ، ۴۴

در سر ہوائے شوقِ وصالِ محمدؐ است ، ۴۶

اے کہ ترا شہود ہے جلوہ گہِ تجلیات ، ۴۸

اے فرشِ درِ تو عرش را تاج ، ۵۲

عرفاں چہ بود ، گلشنِ دیدارِ محمدؐ ، ۵۴

اے بردہ در ازل زہمہ انبیا سبق ، ۵۶

نماز شوق بروچوں صبا سلام علیک ، ۵۸

Marfat.com

بہ پیشِ مہرِ رخت ماہ را نہ بود جمال ، ۶۱

یا ایّھا النّبی و یا ایّھا الرّسولؐ ، ۶۴

مصحفِ عرفاں روئے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم ، ۶۶

عزّت و فخرِ آدم و عالم صلّی اللہ علیک وسلّم ، ۶۸

اے شہِ عرشِ مکیں، تاجِ نبوت کے نگیں ، ۷۱

آپؐ کے در کا اِک گدا ہوں میں ، ۷۴

قسم بشہرِ تو می خورد ربّک الاکرم ، ۷۶

محمدؐ عربی آبروئے ہر دو جہاں ، ۷۸

صبا بکوئے نبی گزر کن و از اشتیاقم پیام برخواں ، ۸۱

شمسِ شہودِ عالمِ عرفاں تمھیں تو ہو ، ۸۳

زیب افزائے دَنیٰ اور فتدلّیٰ تم ہو ، ۸۵

مکینِ عرش و محبوبِ الٰہِ العالمین تم ہو ، ۸۸

کھلا ہے درِ مصطفیٰؐ اللہ اللہ ، ۸۹

رہنمائے ہدیٰ رسولؐ اللہ ، ۹۱

قسم بمصحفِ روئے تو یا رسولؐ اللہ ، ۹۳

مدینہ پُرسکینہ تیرا گھر ہے ، ۹۵

اے کہ ترا وجود ہے زینتِ بزمِ سروری ، ۹۸

Marfat.com

سرم نثار، بپائے محمدؐ عربی ، ۱۰۰

اے ظہورت شرحِ شانِ کبریا ، ۱۰۳

ترا وجود ہے روحِ حیات و روحِ جہاں ، ۱۰۶

ترا سینہ حق کا ہے آئینہ ترا چہرہ نورِ مبین ہے ، ۱۰۸

سرمایۂ زیست (دانیال ساجد) ، ۱۱۱

حمد و نعت ، ۱۱۳

نورِ یزداں ، ۱۱۵

درکار ہے ساجدؔ کو فقط آپؐ کا دربار ، ۱۱۷

نعت بحضور رحمۃ اللعالمینؐ ، ۱۱۹

نعت بحضور نبی کریمؐ ، ۱۲۱

نذرانۂ عقیدت بحضور سرورِ کونینؐ ، ۱۲۳

جہانِ رحمت ، ۱۲۵

منقبتِ منظور بحضور مہجورؔ رحمۃ اللہ علیہ ، ۱۲۷

صاحبِ عرفاں (مجید امجد) ، ۱۲۸

یہ دن یہ تیرے شگفتہ دنوں کا آخری دن ، ۱۲۹

منقبت ، ۱۳۲

حضرت مولینا سید منظور احمدؒ کی یادیں ، ۱۳۵

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجید امجد

الاستدراک

شعر، اپنے مفہوم کے لحاظ سے، ایک فکری کاوش ہے، ایک تجسس کا دائرہ ہے جس کا مرکز شاعر کے جذبے کا صدق ہے۔ اس دائرے کا محیط حرف و بیان کی امکانی وسعت ہے۔ جذبہ ہی اس محیط کی وسعت کو متعین کرتا ہے اور یوں یہ عمل، ایک دریافت کا عمل ہے۔ دریافت اس مرکز کی اس حقیقت کی، جو دلِ انسان میں مضمر ہے اور چوں کہ اس حقیقت کے رشتے، ماضی، حال و مستقبل کے لاکھوں اثرات، ــــ نادیدہ و پُراسرار اثرات ــــ سے پیدا ہوتے ہیں، اس لیے فنی حقیقت ایک نئی دنیا ہے، جو ذہنِ انسانی سے اُبھر کر زبان و بیان کے لباس میں ظاہر ہوتی ہے، لیکن اس کا علیحدہ وجود اور اپنی علیحدہ زندگی ہے۔ یہی سچائی خود بیان کو وضع کرتی ہے اور خود بیان کا مقصد بھی ہے۔ یہ سچائی اگر اساسِ اظہار نہ ہو، تو الفاظ و حروف کی ساری عمارتیں گرتی دیواریں ہیں۔

شعر کی ایک صنف نعت ہے۔ نعت سب سے پہلے خالقِ اکبر نے کہی۔

Marfat.com

قرآنِ کریم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبّہ کے مختلف واقعات کے متعلق اور حضورؐ کی ذاتِ اقدس اور اسوۂ حسنہ کے متعلق، بیانِ خداوندی کا ایک ضابطہ ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے، تو اس ساری کائنات کی تخلیق کا مقصد ہی نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کا ظہور پُر نور ہے۔ اس دنیا میں اگر کوئی چیز زندہ ہے، باقی ہے، اگر کوئی چیز اصلِ حیات اور غایت مقصود ہے، تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں۔ یوں کائنات تمام کی تمام حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مقامِ بلند اور رتبہ عالی کی شاہد ہے۔ جو کچھ ہے اُنہیں کے لیے ہے، اُنہیں کے اُس نصب العین کے لیے ہے جو وہ دنیا کے لیے لائے۔ یہ نصب العین نہ ہوتا، تو دنیا نہ ہوتی، یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی تقریب میں پیدا کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تشریف آوری کے اعزاز میں کون ومکان کے نگارخانے کو آراستہ کیا گیا۔ گویا زمین و آسمان، صانع ازلی کی جانب سے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدّاحی کا ایک اسلوب ہیں، تمام عالم موجودات، تمام امصار و دُہور، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ثنا کا ایک پیرایہ ہیں۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے، تو صنفِ نعت، ایک نہایت ادق اور نہایت دقیع صنف ہے۔ شعر اور اس کے اوزان میں جکڑے ہوئے الفاظ کا سلسلہ اپنی تمام اثراندازیوں کے باوجود، توصیفِ رسول اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے مقام پر آکر عاجز ہو جاتا ہے۔ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ جب تک حقیقتِ رسالت کی عظمت کا ادراکِ کامل حاصل نہ ہو، لکھنے والے کا بھٹک جانا ایک یقینی امر ہے اور سب سے بڑھ کر ضروری شرط یہ بھی ہے کہ نعت نویس عشقِ رسول صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے جذباتِ صادق سے بہرہ مند ہو اور یہ جذبہ اس کے اعمال و تصورات پر حاوی ہو۔ یہ عشقِ رسول کا جذبہ رُوحِ نعت ہے اور مقامِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سچا ادراک جانِ نعت ہے۔ دونوں صفات ایک ہی جلوے کا پرتو ہیں اور یہ صفات جب آئینۂ شعر میں منعکس ہوں گی، تو نعت اس رتبے کو پہنچ سکے گی جو اس کا مقصود ہے، لیکن عام طور پر دیکھا یہ گیا ہے کہ مروجہ نعتیں اس معیار پہ پورا نہیں اترتیں۔ یہاں یہ بات مناسب معلوم نہیں ہوتی کہ بعض جلیل القدر شعراء کا نام لے کر اُن کی اُن نعتوں کا ذکر کیا جائے جن کے بیان کی معنویت اس نازک اور مشکل مقام پر آکر مطالبِ مقصودہ کی سطح تک نہیں پہنچ سکی۔ حقیقت یہ ہے کہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ذرا سی لغزش، نعت کو حدودِ کفر میں داخل کر سکتی ہے، ذراسی کوتاہی مدح کو قدح میں بدل سکتی ہے، ذرا سا غُلو ضلالت کے زمرے میں آسکتا ہے، ذرا سا عجزِ بیان اہانت کا باعث بن سکتا ہے۔ فنِ شعر کے لحاظ سے اس کام کیلئے کمالِ سخن وری اور نفسِ مضمون کے لحاظ سے اس کے لیے کمالِ آگہی درکار ہے اور پھر ان دونوں چیزوں کو جِلا جس چیز سے ملتی ہے وہ عشق کا سرمدی جذبہ ہے جو لفظوں کو تجلیات سے بھر دیتا ہے اور معانی میں وسعتیں سمو دیتا ہے۔ یوں نعت ایک مقدس آزمائش ہے۔ بیانِ عقیدت کی رو سے جوہرِ ایمان کی آزمائش اور غایتِ غایات کی جستجو کے ضمن میں قوتِ ادراک کا امتحان، سچی نعت لکھنے والوں کا مرتبہ، انسانی اکتسابات کی معراج ہے، اس کا ہر سانس دیدارِ حبیب کی منزل ہے، وہ فرشتوں کا ہم زبان ہے، وہ تمام ارواحِ مبارکہ کا ہم نوا ہے، اس کی زبان پر اُس (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدح ہے جس کی مدح خود

ذاتِ باری نے کی ہے، اس کی نحیرِ لا محدود کی حدیں متعین بھی ہیں، وہ قدم قدم پر نصِ قرآنی کا پابند ہے، اس کا ہر لفظ زنجیریٔ احتیاط بھی ہے۔ اس کا ہر حرف سرشارِ احترام بھی ہے۔ احتیاط کی قدغن یہ کہ کہی گئی بات قرانِ حکیم کے ارشاد کے مطابق ہو اور احترام کا تقاضا یہ کہ مدح مرتبہ رسالت کی حقیقی سطح پر فائز ہو۔ جب تک زمان و مکاں کے رموز جس طرح کہ وہ کلامِ الٰہی میں منکشف ہیں، اس کی نگاہ میں نہ ہوں اس کا بیان اور اظہار ناتمام و نارسا ہے۔ نعت ان ذی فضیلت لوگوں کا منصب ہے جن کی عمرِ عزیز، معانی قرآن کو پرکھنے اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے میں صرف ہوئی ہو اور جو اس روحانی سفر کے دوران پیش آنے والے مقامات کو شعری اظہار کی منزلوں تک پہنچا سکیں۔

انہی نادر ہستیوں میں سے ایک بزرگ نزیل ساہی وال (منٹگمری) ہیں، سید منظور احمد مکان شریفی، تخلص نقوی و مجور۔ بن حضرت علّام مولانا پیر غلام رسول قدّس سرہٗ جو طریقِ نقشبندی مجدّدی کے داعی اور قطبِ ارشاد، قیوّم زمان، حضرت سیّد شاہ امام علی نقشبندی مکان شریفی کے اُحفاد میں سے ہیں ——

مفسّر و محدّث، فقیہ و متکلّم اور فاضل عارف، جن کا حاصلِ حیات امام مجدّد[1] رحمہ اللہ تعالیٰ کے علوم و معارف کی توضیح اور ان کے احیائے سنت و رفعتِ دین کے فلسفے کی مؤثر گر حکیمانہ اشاعت ہے، ایک درویش حقائق آگاہ، ایک دانشور لیکن صاحبِ صدق و صفا۔ کتاب و سنّت اور تصوّف ان کی سیرت و شخصیت کا جزو ہیں۔ انہوں نے ادبیاتِ عربی، فارسی اور

---

[1] مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اردو کا عمر بھر گہرا مطالعہ کیا ہے، ان کا قلبِ سلیم فیضانِ نبوت کی جلا سے منوّر ہے۔ اِسی جِلا نے ان کی رُوح کو رفعت عطا کی ہے۔ انہی محاسن اوصاف کی بدولت وہ سرچشمۂ برکات و تجلیات ہیں، ان کی زندگی ذکراللہ اور ذکرالرسول کا تذکرہ ہے۔ اس ذکر کے وجدانی تاثرات جو اشعارِ نعت کے پیکر ہیں ان کے قلب سے ان کی زبان پر جاری ہیں۔ "بامِ عرش" انہی تجلیات کی رفعت ہے۔

ان نعتوں کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ ان کی نگارش، ایک غیرارادی روانیٔ طبع کا نتیجہ ہے۔ ان نعتیہ اشعار کا مبدا، کوئی ناقابلِ وضوح رابطہ ہے جس کے تحت، عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے کی صداقتیں اور لطافتیں، ازخود، حرف و بیان کے آبگینوں میں سماتی چلی گئی ہیں۔ اس رابطے کی گہرائیاں شاعر کے علم اور عشق کی گہرائیاں ہیں ـــــ علم ان مقامات کا جن کے نشان کلامِ الٰہی کے اوراق پر تاباں ہیں، عشق اس ذاتِ ستودہ صفات سے جس کی تصدیقِ نبوت کے لیے کلامِ الٰہی نازل ہوا اور اس معرفت اور اس محبت کے پرتو سے جو سطورِ نعت سے اُبھری ہیں وہ سطور کسی بلند و برتر احساس اور کسی الوہی و سماوی جذبے کے رشتے ہیں، اپنے مفہوم کی طرح مقدس، اپنے موضوع کی طرح غیر فانی!

یہ سطورِ نعت، یوں تو مختلف بحروں اور مختلف قافیوں اور ردیفوں کی ظاہری صورت کی پابند ہیں، لیکن ان سب کے اندر ایک ہی تجلّی کے عکس ہیں، یہ ایک ہی موّاج سمندر کی لہریں ہیں، ان سب میں ایک ہی تاثر جاری و ساری ہے۔ ان کے اندر ایک ہی برجستہ التزام کے ساتھ جابجا

Marfat.com

قرآن مجید کے نصوص کی علامات کارفرما ہیں، ہر شعر کسی آیتِ منیرکہ کی تلمیح کا حامل ہے، ہر بات کسی صداقت کا اشاریہ ہے، جو کچھ ہے حدِ عجز اور حدِ نیاز کے اندر ہے، سب کچھ معراجِ اظہار اور کمالِ بیان بھی ہے، کہیں روزمرّہ کے سادہ الفاظ ہیں، لیکن ان کے اندر احساس و معانی کی قوت موج زن ہے، کہیں خوبصورت و دل کش تراکیب ہیں، لیکن ان کی عمیق تہیں حقائق و معارف کے خزانے رکھتی ہیں کہیں کوئی پیرایہ ایسا نہیں جو مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوجِ اصلی سے ذرّہ بھر کم و بیش ہو، کوئی سرمستی احترام کے تقاضوں سے آگے نہیں بڑھتی، کوئی رمز جنون حکمت و آگہی کی کیفیتوں سے بے بہرہ نہیں۔ یہ کڑی منزلیں طے ہوئی ہیں لیکن بغیر کسی کاوش کے، اس لیے کہ ان نعتوں کے کہنے والے کا دل مرتبۂ رسالت کی عظمت سے آگاہ بھی ہے اور ذاتِ رسالت کی معرفت سے سرشار بھی ہے۔ اس شاعر کے دل کی یہی سچائی ابھرتی، چھلکتی، مستیاں لنڈھاتی، پھول برساتی، درد جگاتی، اس کے علم و شعور کی وسعتوں میں پھیلتی، بڑھتی، اس کی زندگی میں ڈھلتی، اس کے جوہرِ ایمان کو ڈھالتی، ایک والہانہ ابلاغ کے پُراسرار عمل سے گزرتی، از خود لفظی پیکر تراشتی چلی گئی ہے۔ یہ نعتیں علم و عرفان کی ایک شعری تجسیم ہیں، یہ نعتیں عشق و محبت کی ایک شعری تہذیب ہیں، یہ نعتیں اسی دنیا کے اندر ایک اور بہتر اور مقدّس دنیا کی دریافت ہیں، ایسی دنیا جہاں سدا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی دنیا ہے۔ نعت کے یہ لفظ جو ان نعتوں میں آگئے ہیں، حُبّ محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ایزدی کے بیان کی نسبت سے، فکرِ انسان کی دوامی فضیلتوں کے مظہر ہیں۔ ان لفظوں کے معانی کائنات کی تقدیروں کے امین ہیں، یہ مصحفِ نعت جناب رسالت مآب صلی اللہ

علیہ وسلم کے حضور میں سجدہ گذار حروف و الفاظ کی دستاویز ہے۔ اس کو آنکھوں سے لگانا عین عبادت ہے اس کا پڑھنا عین سعادت ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ، جو ان نعتوں کو صدق و خلوص سے اپنا کر اور ان کے مطالب و رموز کو پا کر، اپنی زندگیوں کو ایک نئی زندگی سے منور کر سکیں۔

؎ اس زندگی میں ایک نئی زندگی ہے عشق
اک اور داستان ہے جو اس داستاں میں ہے

مجید امجد

Marfat.com

بامِ عرش

تعارف ۔ و ۔ مختصر سوانح حیات

اور شاعری پر ایک نظر

از سیّد دانیال ساجد

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شاعری میں ایک ایسی صنف ہے جس میں عشقِ رسولؐ میں سرشار دلوں سے نکل کر الفاظ کی صورت جو خیالات زبان پر آجاتے ہیں نعت کی شکل میں ڈھل جاتے ہیں۔ صاحب ذوق وشوق اور منزلِ عشقِ رسولؐ کے راہی حقیقتِ محمدیؐ سے جس درجہ واقف ہوتے ہیں اسی درجہ ان کے خیالات وجذبات وجدانِ عشقِ رسولؐ میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ حقیقتِ محمدیؐ کی سرحدیں تو وہاں تک پھیلی ہوتی ہیں جہاں سے حقیقتِ خداوندی کی حدیں شروع ہوتی ہیں تاہم صنفِ نعت کا سمندر ۱۴سو سال سے موجزن ہے ہر مداحِ رسولؐ اپنی بساط کے مطابق اس سے چند قطرے چُن لیتا ہے۔

سیّد منظور احمد مجہورؔ مجددی مکان شریفی بھی عشقِ رسولؐ میں استغراق رکھتے تھے جذب ومستی کے عالم میں ان کے لب پر جو الفاظ آتے نعتیہ شعر کی شکل میں ڈھل

Marfat.com

جاتے۔ ان کی نعتیہ شاعری محبت احمدؐ مجتبیٰ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ان کا شعری مجموعہ بامِ عرش ان کے دلی جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ مختصراً اس نعتیہ مجموعے میں ایک ایک مصرعہ، ایک ایک شعر عشقِ رسولؐ کے گوہر نایاب ہیں۔ نعت میں حضرتِ مجورؒ کا اندازِ فکر نہایت بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ ان کی شاعری پاکیزگی حسنِ بیان اور وارداتِ قلب کا آئینہ ہے۔ انہوں نے محبتِ رسولؐ کا اظہار بڑے سادہ انداز میں کیا ہے۔ انہوں نے وہ اندازِ بیان اختیار کیا ہے جو نعتِ رسولؐ کے شایانِ شان ہے۔ وہ دل کی بات بڑی سادگی سے ادا کرتے ہیں۔ ان کے کلام پر ایک نظر ڈالنے سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے حضرتِ مجورؒ علم کا دریا تھے۔ اردو میں ان کی نعتیہ شاعری بڑے دلکش اسلوب کی حامل ہے۔ وہ ہر بات بڑی سادگی سے ادا کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

اے آسمانِ رُشد کے تابندہ آفتاب
تیری ضیاء سے مشرق و مغرب ہیں نور یاب
صبحِ ازل کا تیری ضیاء سے فروغ ہے
شامِ ابد کے چاند کا تجھ سے ہے اکتساب

سیّد منظور احمد مجورؒ مجدّدی مکان شریفی علم فقہ اور شریعتِ محمدیؐ سے اچھی طرح واقف تھے مگر ان کی منزل عشقِ رسولؐ تھی۔ وہ تاجدارِ مدینہ کے در کی گدائی عظمتِ جلیلہ اور حُبِّ رسولؐ کو حیاتِ جاودانی کا زینہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے تمام عمر تبلیغِ اسلام اور شریعتِ محمدی کے فروغ کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ جب عشقِ رسولؐ سے بے قابو ہو جاتے تو عشقِ نبیؐ میں شعر خود بخود آتے چلے جاتے۔

دیکھیے کس سادگی سے کہتے ہیں :

آپ کے در کا اِک گدا ہوں میں
آپ کے نام پر فدا ہوں میں

شانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

شبِ عدم کو کیا جس کے دم نے صبحِ وجود
وہ جس کی ذاتِ گرامی ہے باعثِ برکات

اور حب حُبِ نبیؐ میں دل کی حالت بیان کرتے دیکھیے ان کے انداز میں کتنا والہانہ پن ہے کتنا سوز ہے کتنا محبت کا اظہار ہے۔ فرماتے ہیں :

اے تاجدارِ ختمِ رسل تجھ پہ میں نثار
دردِ دلِ خراب کا درماں تمہیں تو ہو

حضرتِ مجبورؒ کی شاعری کو ہر طبقہ نے احترام کی نظر سے دیکھا۔ ان کی شاعری میں فنی معائب بہت کم ہیں۔ عروض اور بحور کا علم جاننے کی جھلک ان کے ہر شعر سے ملتی ہے۔ انہوں نے جو شعر کہا شہرِ مدینہ کی معطّر ہواؤں میں ڈوب کر پیارے نبیؐ کی محبت کے گلزاروں اور بہاروں میں ڈوب کر کہا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر نعتیہ شعر عشقِ رسولؐ کی مہک لیے ہوئے ہے کہتے ہیں :

ترے ہی دم سے ہوئی پُر بہار کشتِ بہشت
ترے قدم سے ہوئی آمدِ گل و ریحاں

ان کا ہر شعر اجالوں میں بسا ہوا ہے۔ ہر شعر روشنی لیے ہوئے ہے۔ دیکھیے کس انداز سے کہتے ہیں :

Marfat.com

رہنمائے ہُدیٰ رسول اللہ

میرے دل کی ضیا رسول اللہ

سیّد منظور احمد مہجورؔ نے فارسی میں جو نعتیں کہیں بے حد سوز و گداز اور خوبصورت انداز لیے ہوئے ہیں۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں انھوں نے بہت سی فارسی نعتیں کہیں۔ فارسی میں ان کا شعری اسلوب سادہ اور پُر کیف ہے کہتے ہیں:

دل جلوہ گاہِ نورِ مُبینِ محمد است

جاں مطلع صباحِ جبینِ محمد است

طوبیٰ خیال پرورِ سروِ خرامِ او

سدرہ نہالِ بلدِ امینِ محمدؐ است

در سر ہوائے شوقِ وصالِ محمدؐ است

در دل خیالِ سروِ جمالِ محمدؐ است

تو ابرِ رحمتی کہ ز روئے عطاؤ جود

بر تشنگانِ آبِ بقا کردۂ نزول

مجید امجد مرحوم نے ایک مرتبہ جناب مہجورؔ کی شاعری کو سُن کر کہا تھا نعتوں کے خالق مرتبۂ رسالت کی عظمت سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کے دل معرفتِ ذات سے سرشار بھی ہیں۔ اس شاعر کے دل کی یہی سچائی، ابھرتی،

چھلکتی اور مستیاں بکھیرتی رہتی ہے اور پھول برساتی ہوئی دردِ عشق کو جگاتی، اس کے علم و شعور کی وسعتوں میں پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اس کے جوہرِ ایمان کو ابھارتی اور ایک والہانہ ابلاغ کے پُراسرار عمل سے گزرتی از خود لفظی پیکر تراشتی چلی جاتی ہے۔ مجید امجد نئے شاعروں میں ایک اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔ جناب مہجورؒ کی شاعری پر ان کے یہ چند جملے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ مہجور ایک درویش اور باشریعت بزرگ تھے۔ انہیں شاعری کی باریکیوں سے زیادہ عشقِ رسولﷺ کی باریکیوں اور عظمتوں کی زیادہ واقفیت تھی۔ عشقِ رسول میں دل پر جو گزرتی سادگی سے شعروں میں کہہ دیتے۔

Marfat.com

مختصر سوانح حیات

نام سید منظور احمد تخلص مہجورؔ، آپ ۱۳۲۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کا آبائی وطن زنڑ جھنڑ مکان شریف تھا جو گورداسپور کے ضلع میں واقع ہے۔ آپ کا تعلق مشہور و معروف بزرگ حضرت قبلہ امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تھا۔ آپ ان کے پڑپوتے تھے۔ آزادی کے بعد حضرت ساہیوال میں رہائش پذیر ہوئے۔ آپ کے والد حضرت غلام رسول مکان شریفی تھے۔ آپ کا خاندان فیوض و برکات کا منبع تھا۔ پُشت ہا پُشت سے یہ گھر اہلِ طریقت اور صاحب کشف لوگوں کا مسکن تھا۔ اس گھر سے لوگ دینی اور روحانی فیض حاصل کرتے تھے۔ حضرت منظور احمد کمسنی میں ہی حرف آشنائے قرآن ہوئے اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی اختیار کی۔ انہوں نے فارسی، صرف و نحو، اصولِ فقہ، فلسفہ، تاریخ و ادب اپنے والد محترم سے حاصل کیے۔ انہوں نے وقت کے بڑے بڑے عُلَما اور فُضَلا سے علومِ دینی اور دنیاوی حاصل کیے۔ آپ نے تمام عمر تفسیرِ قرآن و حدیث اور اشاعتِ مجدّدیہ کے لیے وقف کر دی۔ آپ سترہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے تو آپ کا فتویٰ چلنے لگا۔

Marfat.com

آپ حدیثِ نبوی کے مطابق تین چیزوں کا خاص دھیان رکھتے تھے۔ آواز میں شیرینی اور محبت کو آپ نے جذب کر لیا ہوا تھا۔ دسترخوان اتنا وسیع تھا کہ کھانے کے وقت احباب کو شامل کرتے۔ کبھی اکیلے کھانا نہ کھاتے۔ کئی مرتبہ لذیذ اور بہترین کھانے پکوا کر تقسیم عام کرتے۔ انہوں نے تہجد کو زندگی کا جزو بنا لیا تھا۔

اسلامیانِ ہند کی علیحدگی کی جدوجہد شروع ہوئی تو آپ نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ مسلم لیگ میں شامل ہو کر تحریک پاکستان میں پوری جدوجہد سے کام کرتے رہے۔ سید منظور احمدؒ نے برصغیر کی تمام درگاہوں کے سجّادہ نشینوں کو مراسلے ارسال کیے اور تحریکِ آزادی میں خود اور مریدین کو تحریکِ پاکستان میں حصہ لینے کے لیے جھنجھوڑا۔ ان کی اس تحریک سے بہت سے لوگ مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ آزادی کے بعد بھی آپ عرصہ تک مسلم لیگ کے سرگرم رکن رہے اور جب مطلع سیاست پر خود غرض جاہ پرستوں کا قبضہ ہو گیا تو آپ عملی سیاست سے علیحدہ ہو گئے اور گھر میں بیٹھ کر عبادت الٰہی کرتے اور فروغِ دینِ محمدؐ میں کوشاں رہتے۔ اس دور کی حکومت نے آپ کو مغربی پاکستان اوقاف بورڈ کا رکن نامزد کر دیا۔ اسلامی قانونِ وقف کے نفاذ کی غرض سے آپ نے جو سفارشات پیش کیں وہ سب کی سب منظور کر لی گئیں۔ ان میں سے بیشتر آج بھی نافذ ہیں۔ چند برس اوقاف بورڈ کے ممبر رہے لیکن اربابِ اختیار کی بے جا دخل اندازیوں کے پیشِ نظر بورڈ سے علیحدہ ہو گئے اور پھر دینی مشاغل میں منہمک ہو گئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں سید منظور احمدؒ کے دل و دماغ پر ایسا اثر ہوا کہ شعری آمد کا آغاز ہوا۔ ذہن رسا، طبع موزوں تو پہلے سے ہی تھی جنگ کے روح پرور

Marfat.com

واقعات نے آپ کو بہت متاثر کیا۔ اسی دور میں بے شمار اسلامی نظمیں، فارسی اور اردو نعتیں کہیں۔

اس لیے جب تک زندہ رہے فیوض اور برکات سے عوام کو نوازتے رہے۔ آپ کی صحبت میں بڑے بڑے عالمِ دین اور صاحبِ طریقت لوگ رہتے۔ ہمیشہ پاکیزہ گفتگو فرماتے۔ آپ نے اپنی وفات کے بارے میں تین سال قبل اشارہ فرما دیا تھا۔ یہ تین سال سفرِ آخرت کی تیاریوں میں مصروف رہے۔ آپ نے ۸ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ بمطابق ۲۷ مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعرات انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار آپ کی وصیت کے مطابق ان کی رہائش گاہ ۱۲۰ سول لائنز مکان شریف ساہیوال کے باغیچہ میں بنایا گیا۔

نعلینِ حرص و آز کشیدہ زپائے شوق

برطورِ نعتِ سیّدِ ہر دو سرا روِیم

(مہجور)

Marfat.com

نعت

در نعت سیّد المرسلین کہ رحمۃٌ للعٰلمین است و خاتم النّبیین
علیہ و علیٰ آلہٖ الف صلوٰۃ و سلام من ربّ العٰلمین

رُوحی فداک اے شرفِ آلِ اصطفا
جانم نثار، اے گہرِ کانِ اجتبا

اےؔ در کمالِ حسن، مُنزّہ ز شرکِ غیر
من چوں کنم ثنائے تو لا یمکنُ الثّنا

لہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بُردہ شریف میں اس خصوص میں فرمایا ہے جیسا
قال : منزہ عن شریکٍ فی محاسنہٖ فجوھرالحُسنِ فیہِ غیر مُنقسِمِہٖ ۔

چونکہ آپ اپنی خوبیوں میں شرکتِ غیر سے منزہ ہیں ۔ لہذا آپ کا جوہرِ حُسن غیر منقسم ہے ۔
مولانا عبداللہ بن مُلّا عبدالحکیم سیالکوٹی نے اس شعر کا فارسی ترجمہ یوں لکھا ہے ؎

او منزّہ از شریک اندر محاسن آمدہ
جوہرِ حُسنِ محمّد کے در آید در رقم

Marfat.com

آں کیست[۲]، در جہاں کہ بکُنہِ تو در رسید

نامت محمّد است و توئی سیّد الوریٰ

بر مسندِ جمال، توئی مفتخر بفضل

در جمعِ احتشام توئی، شمعِ اہتدا

حُبِ تو اے حبیبِ خدا مایۂ ہدیٰ

مہرِ تو اے رسولِ خدا آیۃُ النُّہیٰ

---

۲ کائنات میں سے کسی ایک کو بھی "درکِ تام" نہیں ہے اور اس دعوئ عجز کی ایک پُر عظمت دلیل خود حضورؐ کا اسمِ گرامی اسمِ مبارک ہے جس کا معنیٰ ہے ایسا پُرستائش جس کی ستائش، زبان و بیان اور لوح و قلم کی حد بندیوں سے ماوریٰ ہو۔ بجز اس کے اُسے سرورِ کائنات اور سیّد الوریٰ کہتے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:۔

حقیقت آنست کہ ہیچ فہم و ہیچ قیاس بحقیقت مقام آں حضرت و کنہِ عظیم وے صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم چناں کہ ہست نرسد۔ و ہیچ کس اورا چنانکہ اوست بجز خدا نشاسد۔ چنانکہ خدا را چوں وے ہیچ کس نشاخت ہست۔

ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند

بقدر بینش خود ہر یکے کند ادراک

و محمدؐ بسیار ستودہ شدہ و بیرون از حد و عدد احصا۔

اشعۃ اللمعات جلد ۴ صد ۴۸۲ شاہ عبدالحق محدث دہلوی

شرح فارسی مشکوٰۃ

Marfat.com

بَرخوانِ جُودِ تو ہمہ کس را وظیفۂ
بر سفرۂ وِلائے تو ہر خستہ را صَلا

دُردی کشانِ جامِ تُو، خُوبانِ مہ جَبیں
شَاہانِ پُر وَقار، بہ پیشِ تو چُوں گدا
بابِ تُو رحمتے و دیارِ تُو جَنّتے
آنکہ ہست نوشِ لبت، آیۂ شِفا

بخود بدانی از خفیاتِ امور و مکنونات ضمائر۔ و در بحر الحقایق می فرماید کہ آں علم مَا کَانَ وَ مَا سَیَکُوْنَ است کہ حق سبحانہٗ در شبِ اسرا بداں حضرت عطا فرمودہ ۔چنانچہ در احادیث معراجیہ آمدہ است کہ :۔

در زیرِ عرش بودم قطرہ در حلق مِن ریختند فَعَلِمْتُ بِمَا کَانَ فَمَا سَیَکُوْنَ پس دانستم آنچہ بود و خواہد بود۔ و ہست فضل خدا بر تو بزرگ و چہ فضلے اعظم از نبوتِ کاملہ کہ ترا ہست نیست ۔

تفسیر حسینی ص ۱۰۰

شاہ ولی اللہؒ کے فارسی ترجمے کا ترجمہ : اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب و دانش عطا فرمائی اور جو کچھ کہ آپ کو نامعلوم تھا معلوم کرا دیا ۔
اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے ۔

تفسیر حسینی کی عبارت کا ترجمہ : اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن اور احکامِ قرآن کا بیان نازل فرمایا اور تمام ایسے مخفی امور اور قلبی اسرار کا آپ کو

دینِ تو فخرِ مکرمت وعزِّ معدلت
شرعِ تو مایۂ شرفِ غایۃُ النُّھیٰ

مہجورِ بے شعور شد است از جمالِ تو
رُوحی فِداکَ اے کہ توئی غایۃُ المُنیٰ
میری جان آپ پر فدا ہے اس لیے کہ آپ ہی میری منتہائے آرزو ہیں

۲۰ر اگست ۱۹۶۵ء
جمعہ ۳ بجے صبح

علم عطا فرمایا کہ جنھیں آپ از خود نہ جانتے تھے۔

اور صاحب بحرالحقایق فرماتے ہیں :۔ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے مراد ماضی و مستقبل کے وہ تمام علوم ہیں جو آں حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو سب معراج عطا فرمائے گئے جیسا کہ معراج کے ضمن میں آنے والی احادیث میں آیا ہے۔

حضور پُر نور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا : میں عرش کے نیچے تھا، میرے حلق میں ایک ایسا قطرہ ڈالا گیا کہ جس سے ماضی و مستقبل کے سب علوم مجھے حاصل ہو گئے۔"

اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا فضل ہے کیونکہ نبوّتِ کاملہ سے فاضل تر، اور کوئی فضل نہیں ہے۔

ترجمہ اُردو از شاہ عبدالقادرؒ : اور اللہ نے نازل کی تجھ پر کتاب اور کام کی بات، اور تجھ کو سکھایا جو تُو نہ جان سکتا اور اللہ کا فضل تجھ پر بڑا ہے۔

Marfat.com

اے دُرِّ درجِ عصمت و اے گوہرِ ہدیٰ
اے ماہِ اوجِ عفّت و اے مہرِ اصطفا

خُلقِ عظیم[1]، خدِّ تُرا حِلیۂ جمال
فضلِ عظیم، قدِّ تُرا حُلّۂ صفا

---

[1] در تحقیق معنی عظیم گفتہ اند کہ عظیم آنست کہ از حیطۂ ادراک بیرون بود۔ اگر محسوس است از حیطۂ ادراک باصرہ بیرون بود۔ و اگر معقول است، ادراکِ عقل بداں محیط نتوانند شد پس چوں وے تعالیٰ خلق آں حضرت را عظیم خواندہ و فضلے کہ اورا زارہ عظیم گفتہ . . . . احاطہ عقل از ادراک کنۂ آں قاصر باشند۔ مدارج نبوت۔

ترجمہ :۔ در حقیقت کوئی بھی عقل و فکر۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مقام حقیقت اور اور کنہ عظیم تک جیسے کہ آپ ہیں نہیں پہنچ سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا۔ کسی کو بھی آپ کی حقیقت سے معرفت تامہ حاصل نہیں۔ جیسا کہ آپ کے سوا کوئی اور خداوند کریم کا عرفانِ کامل حاصل نہ کر سکا۔

خواجہ حافظ فرماتے ہیں : آپ کی ماہیت کو کوئی نظر بھی نہ دیکھ سکی بجز اس کے۔
ہر ایک نے اپنی بصیرت کے مطابق ادراک کیا۔

Marfat.com

فرشِ درِ تو، عرشِ دل و جانِ قدسیاں
دہلیزِ بارگاہِ تو دیہیمِ اصفیا

ابرِ شفاعتِ تو بہائے بہارِ خلد
بحرِ عنایتِ تو، یمِ لطفِ پُرعطا

خوبانِ قدس، غاشیہ دارانِ حسنِ تو
حورانِ عین، آئینہ بردارِ اجتبا

اور علماء نے "عظیم" کی تحقیق معنی میں کہا ہے کہ ایسا وجود جو دائرہ ادراک سے خارج ہو۔ اگر وجود محسوس ہے تو ادراک باصرہ سے اور اگر معقول ہے تو ادراک عقل سے ماوراء ہو۔

جب اللہ تعالےٰ نے حضور پر نور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خلق اور فضل کو عظیم فرمایا تو معلوم ہوا کہ صورت محمدیہ ادراکِ حواس سے اور حقیقتِ محمدیہ۔ ادراکِ عقول سے کَمَا ھِیَ بالاتر ہے۔

عظمتِ فضلِ علم۔ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا

والذا ($\frac{۵}{۱۴}$)

ترجمہ: و فرود آوردہ است خدا بر تو کتاب دانش و آموختہ است ترا آنچہ نمی دانستی و ہست فضلِ خدا بر تو بزرگ۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ۔

ترجمہ:۔ و فرو فرستاد و خدا بر تو قرآن را بیان احکام آن را و آموزانیدہ است ترا آنچہ

Marfat.com

احسان و عدل وجُود، نثارِ وجُودِ تُو
خُوئے تو اُسْوۂ ہمہ اَصحابِ اِتّقا

ہر حرفِ مُصحفِ رُخ تو آیۂ نجات
ہر خال وخطِّ عارضِ تو چشمۂ سَخا

مَہجُور را خیالِ وصالِ تو روزِ عید
در دیدہ و دِلش توئی ہر صبح و ہر مَسا

۷ بجے صبح ۷ ستمبر
چہار شنبہ ۱۶۶۶ء منٹگمری

نبودی کہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۔ ۲۵ - ر ۹۱ القلم
اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر ۔ ترجمہ : شاہ عبدالقادر صاحبؒ
بدرستی کہ تو بر دینِ بزرگی کہ اسلام است یا بر خوئے بزرگ و گفتہ اند مراد زخلق
جیران است کہ حق سبحانہٗ اُرزانی داشتہ و از عائشہ سوال کردند از خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم چگونئی آں فرمود کہ خلق آں حضرت قرآں بود ۔ (فی سلسلۃ الذہب)
(مولانا جامی) نورہم بحر مکرمت ہم کان گوہرش ۔
کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ
وصفِ خُلق کسے کہ قرآن است خلق را نعت او بہ مکان است
(تفسیر حسینی)

وہ شمع کہ جس کے اُجالے سے کُل عالم بقعۂ نور ہوا
اور کفر کی ظُلمت چھٹ کے رہی ہر خِطّۂ وادیِ طُور ہوا

وہ چاند کہ جس کی کِرنوں سے ہے نُور کی چادر جگ میں بچھی
اور صِدق و صفا کی جنّت کے ہر گوشے میں جلوۂ حُور ہوا

وہ راج دُلارا احمدؐ ہے محبُوبِ اَحَد اور شاہِ رُسُل
سب دَھرتی اکاش میں دُھوم مچی جب اُس کا جہاں میں ظہُور ہوا

یہ دَشت و جَبَل سب گونج اُٹھے اللہُ اَحَد کے نعروں سے
جب کُنجِ حِرا سے نغمہ فگن وہ ماہِ شبِ دیجور ہوا

Marfat.com

یہ ارض و سماء اور شمس و قمر سب اُسکی ضیا سے روشن ہیں
تقویٰ ہے فِدا اُس بندے پر جو دِل سے فِدائے حضورؐ ہوا

اللہ رے وہ کیا سج دھج تھی تھا تاجِ دَنیٰ سر پر اُس کے
اور سہرا تھا اَوْ اَدنیٰ کا سجا جب اَسریٰ وجہِ سُرور ہوا

دُنیائے عدالت نازاں ہے اُس پیکرِ حُسن عدالت پر
وہ شاہ کہ جس کی سَطوَت سے برباد شکوہِ شُرور ہوا

مہجور گدا ہے اُس دَر کا جس کے ہیں گدا شاہانِ جہاں
اور جب سے یہ عزّت اِس کو ملی مَن لوبھ سے اِس کا دُور ہوا

۲۶ر رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ
۹ر بجے شب

Marfat.com

○

اے آسمانِ رُشد کے تابندہ آفتاب
تیری ضیا سے مشرق و مغرب ہے نور یاب

صبحِ ازل کا تیری ہی کرنوں سے ہے فروغ
شامِ ابد کے چاند کا تجھ سے ہی اکتساب

رُوحُ الامیں کو تیری غلامی پہ ناز ہے
عرشِ بریں کی تیری تجلّی سے آب و تاب

قدسی بہشت میں ہیں تیری دید کے گرد
قدوسیوں کا کعبۂ مقصود تیرا باب

ہ ترے حُسن کے گرد ۔

Marfat.com

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ، وَ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ
کِس سے کیا ہے حق نے سِوا تیرے یوں خطاب

اے آنکہ رحمتِ ہمہ عالم ہے تیری ذات
تیرا ہی دَر ہے ملجاُ وَ مَا وائے شیخ و شباب

انساں کو رُتبہ مَلکی تجھ سے ہی مِلا
اے کہ ترے کرم سے ہوئی بارشِ سحاب

مہجور کو حضُور میں جلدی بُلائیے
موجِ وِلا میں وہ تو ہے اِک قطرۂ حُباب

۱۲ اگست ۱۹۶۷ء
صبح ۸ بجے ہفتہ

Marfat.com

○

مُحمّدِ عَربی راحِ بخشِ جامِ حیات
عَلَیہِ اَلفَ سَلامٍ وّ اَلفَ اَلفِ صَلوٰت

زبان و لب پہ مرے جب سے اُن کا نام آیا
مِرا کلام ہوا تب سے رَشکِ قند و نبات

نبیّ مکّیؐ و مَدَنی رسُول کا فخرِ خَلق
یہ چاند اور ستارے اُسی کی ہیں خیرات

حَبیبِ حُسنِ اَزل ، شاہدِ جمالِ اَبَد
فزوں ہے تاروں سے جس کی محامد و حَسنات

Marfat.com

وہ گوہرِ صدفِ آدم و بہارِ خلیل
وہ آرزوئے کلیم اور وہ نورِ طورِ نجات

وہ نیّرِ حرم و شمعِ بزمِ غارِ حرا
فروغ جس کا جہاں میں ہے دافعُ الظُّلُمات

وُہ غایتِ شرفِ سرمد و نہایتِ مجد
ہے جس کی رأفتِ بے حد کی دُھوم جُملہ سمات

وُہ غازۂ رُخِ جاں حُسنِ معنی قرآن
تمام خلق ہے جس حُسنِ بے مثل کی زکات

وہ شہسوارِ بُراق و وہ نوشۂ معراج
سجی ہے عفّتِ قُدّوسیوں سے جس کی برات

Marfat.com

وہ شاہبازِ نبوّت ، وہ مہبطِ تنزیل
ہے جس کی نعتِ رسالت کا اک ورق تورات

وہ تاج دارِ دنیٰ شاہِ تختِ اَوْ اَدْنیٰ
وہ جس کی عظمتِ شاں میں ہے سورۂ حجرات

سحابِ مکرمت و بحرِ جود و کانِ سخا
ہے جس کا دستِ عطا پاش مثلِ بحرِ فرات

شبِ عدم کو کیا جس کے دم نے صبحِ وجود
وہ جس کی ذاتِ گرامی ہے باعثِ برکات

وہ جس نے ملّتِ بیضا کو سربلند کیا
کہ سر کے بل ہیں گرے کفر کے یہ لات و منات

Marfat.com

اُسی سے دُوُدہ اِنساں نے یہ شَرَف پایا
کہ جَبْہَہ سا تھے مَلائک باآں ہمہ قُربات

عَرُوسِ حَجْلَۂ عِصْمَت ہے جِس کے دَر پہ کھڑی
وَرائے سرحدِ اِدراک جس کی جُملہ صِفات

شُہُود اُس کا ہے آئینۂ شُہُودِ خُدا
وُہی ہے رحمتِ کُل فِی الحیٰوۃ وبعدِ مَمات

زبانِ خامہ بمدحش نمی رَسَد مہجور
بُوَد کہ نظمِ تو باشد وسیلۂ دَرَجات

۱۸ اگست ۱۹۶۸ء
۴ بجے صبح

Marfat.com

دل جلوه گاهِ نورِ مُبینِ محمدؐ است
جان مَطلعِ صباحِ جَبینِ محمدؐ است

طُوبیٰ خیال پرورِ سروِ خرامِ او
"سدره"، نهالِ بلدِ امینِ محمدؐ است

آئینه دارِ ماهِ رُخش، مهرِ تابدار
بنگر چه نشانِ اُفقِ مُبینِ محمدؐ است

Marfat.com

تسنیم و سلسبیل زلالِ عطائے او
زمزم مثالِ مآءِ معینِ محمدؐ است

ہر حلقۂ ز گیسوئے او دامِ حریت
ایں ربقۂ ز حبلِ متینِ محمدؐ است

مہجور از شبہ مدح تو کے لائق ثنا است
دُر بحرِ جود، دُرِ ثمینِ محمدؐ است

۲۸ اگست انوار ۱۹۶۶ء
۴ بجے صبح

Marfat.com

○

در سَر، ہوائے شوقِ وِصالِ محمدؐ است
در دِل خیالِ سروِ جمالِ محمدؐ است

قصرِ بہشت صُفّۂ ایوانِ مُصطفےٰ
جنّت، بہارِ باغِ کمالِ محمدؐ است

این قُرصِ مہر، آئینہ دارِ عذارِ او
وان شمعِ مَہ، ز نورِ ہلالِ محمدؐ است

Marfat.com

کوثر، زِ چشمۂ دہنش آبشارِ خُلد
زمزم، نمونۂ زِ زُلالِ محمدؐ است

بشنو! کہ خواجگیٔ جہاں بندگیٔ اوست
این تاج، کفشِ پائے بلالِ محمدؐ است

مہجور کُحلِ دیدۂ تو خاکِ یثرب است
خوش آنکہ مفتخر بوِصالِ محمدؐ است

۲۰ راگست سہ شنبہ ۱۹۶۶ء
۷ بجے صبح

Marfat.com

اے کہ ترا شہود ہے جلوہ گہِ تجلّیات
اے کہ ترا درود ہے آیۂ رحمت و نجات

یا شہِ سیّد الرّسل، بدرِ کرام و صدرِ کل
خاتمِ انبیاء ہے تو، سرِّ احد ہے تیری ذات

تیرا قدم ہے ما غویٰ، تیری بصر ہے ما طغیٰ
تیرا کلام حق نما، وحیِ ہدیٰ ہے تیری بات

صدق ترے کا آئینہ ثانیٔ غار و بدر و قبر
جس کی ضیاء سے مستنیر اہلِ بخارا و ہرات

عدلِ عمرؓ سے آشکار، تیرے عمل کا مرتبہ
فتحِ یمن کی باقیات ہیں یہ تری ہی صالحات

تیری حیا کا راز دار مقنعِ عصمتِ بتول
تیری سخا علیؓ کی شان ٹکڑے کیا تھا جس نے لات

جذبۂ حریت ترا نورِ بتولؑ کا وجود
جس کی گواہ ہے آج تک گرمیٔ ساحلِ فرات

وادیٔ دشتِ کربلا جس کے ہے خوں سے لالہ زار
راکبِ دوشِ مصطفےٰ، نازشِ جملہ کائنات

Marfat.com

نورِ ازل ہے جلوہ ریز تیری جبینِ پاک پر
تیرے جمال کے گرد سب ملکی تجلّیات

جس[1] پہ ترا کرم ہوا وُہی بنا اویسِ دھر
بخش دیے گئے تجھے سب فلکی تصرفات

گنجِ شکر کو کی عطا تُو نے حلاوتِ یقیں
زُہد ہے جس کا دہر میں غازۂ چہرۂ ہدات

دشت نورد بن گئے مالکِ مُلکِ سروری
تیرا ہی فیضِ عام ہے رونقِ بزمِ شش جہات

اُٹھ کہ دیارِ ہند سے سطوتِ دین اُٹھ گئی
دہلی کی سرزمیں پہ ہے قبضۂ کفرِ سومنات

[1] جس پہ تری نظر ہوئی وُہی بنا اویس قرن

Marfat.com

خطۂ کاشمر بنا مرکزِ رزمِ خیر و شر
پرچمِ دیں ہو سربلند دُور ہوں واں سے سیّئات

نقویٔ دلِ حزیں ذرا مُنتظرِ کرم ہے آج
آ، کہ ترے دُرُود سے خستہ دِلوں کی ہے حیات

Marfat.com

اے فرشِ درِ تو عرش را تاج
شاہد بعلوِ تست معراج

تو اصلِ وجودی و مقامت
برفرقِ ہمہ چو دُرّۃُ التاج

چشمِ تو چو جانِ تو لطیف است
زاں رُوشدہ سراج وہّاج

از قلزمِ جودِ تو شدہ آب
ایں ابرِ بہار و بحرِ موّاج

Marfat.com

شاہانِ جہاں و تاج داراں
آوردہ بہ پیشِ درگہت باج

از صبحِ ظہورِ تو زعالم
شُد ظلمتِ کفر چوں شبِ داج

دادِ تو ازیں[1] جہانِ بے داد
صد خرمنِ ظلم کرد تاراج

جان و دلِ من فدائے پایت
خاکِ رہِ تُست بہ ز دیباج

جُز درگہِ تُو کجاست مامن
مہجور گدائے تُست و محتاج

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء
۵ بجے سہ پہر

[1] ازیں

Marfat.com

عرفان چہ بود؟ گلشنِ دیدارِ محمدؐ
رضوان چہ بود؟ گلبنِ گفتارِ محمدؐ

بر خوانِ نوالش ہمہ را مائدۂ لطف
دُر بارِ سخا سفرۂ دربارِ محمدؐ

مہرے کہ ازو دیدۂ عالم شدہ روشن
یک[1] پرتوِ نور است ز انوارِ محمدؐ

[1] ز اسرارِ محمدؐ

صد خضر و کلیم از دمِ او زندۂ جاوید
واں مجمعِ بحرین ز آثارِ محمدؐ

ظلمت زدۂ ریب درِ صبحِ یقیں زد
از تابِ لبِ لعلِ گہربارِ محمدؐ

مہجورِ ادب ورزد بخواں سورۂ رحمٰن
ہر نقطہ ازو آیۂ اطوارِ محمدؐ

۳ ستمبر ۱۹۶۵ء
ا بجے قبل جمعہ

Marfat.com

اے بُردہ در ازل زِ ہمہ انبیا سبق
تِلْكَ الرُّسُلُ زِ مُصحفِ نعتِ تو یک ورق

مَا ضَلَّ مَا غَوٰی زِ کمالِ تو آیہ
وز پرتوِ جمالِ تو قَمَرٌ اِذَا اتَّسَقْ

شانِ خدام شرح دہِ اَمرِ فَاسْتَقِمْ
وِیں شرحِ صدر شمّۂ مصباحِ نورِ حق

عرشِ بریں کہ فرشِ رہِ خوش خرامِ تست
شد رہنمائے آں کہ گذشتی زِ نُہ تتق

Marfat.com

بر خوانِ جُودِ تو ہمہ عالم وظیفہ خوار
در بزمِ تست خستہ دلاں رازِ تُو رمق

تِشنہ لباں زِ نوشِ لبانِ تو جُرعہ نوش
ہر گُرُسنہ زدستِ نوالِ تو پُر طبق

مہجور را مجالِ ثنائے تُو کے رسد
از کلکِ شوق زد رقمے کیف ما اتّفق

نمازِ شوق برو چون صبا سلام علیک
بہ بر بحضرتِ خیرُ الوریٰ سلام علیک

بآن شہے کہ نبوّت فدائے رأفتِ اوست
بعرضہ دار کہ جانم فدا سلام علیک

توئی رسولِ کریمی و رحمتِ دو جہان
شفیعِ خلق و حبیبِ خدا سلام علیک

Marfat.com

توئی کہ عرشِ علا، فرشِ راہ مقدمِ تست
توئی امامِ سبیلِ ہدیٰ سلام علیک

نبیِ اسود و احمر، مطاعِ جملہ اُمم
ملاذ و ملجاءِ ہر دو سرا سلام علیک

بہارِ عارضِ تو گلشنِ جمالِ ابد
بہائے روئے تو جانِ صفا سلام علیک

کسے کہ بستۂ فتراکِ مہر و شفقت تست
رہا مباد ز شہ انبیاء سلام علیک

کسے کہ مستِ مئے حُبِ احمد است مدام
بود زِ دوست صباح و مسا سلام علیک

Marfat.com

فتادۂ رہِ حرمان و بُعد و فُرقت را
رسان بذروۂ خدمت شہا سلام علیک

مجال نعت ندارم چو بید می لرزم
کہ ہست لال، زبانِ ثنا سلام علیک

اسیر بندِ ولائے تو بندۂ مہجور
نگاہِ لطف بود جانفزا سلام علیک

۸ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ
شنبہ ۸ بجے صبح
یکم جنوری ۱۹۶۶ء

Marfat.com

○

بہ پیشِ مہرِ رُخت ماہ را نہ بُود جمال
چو پارہ شُد ز بنانِ تو گشت بدرِ کمال

زِ آبیاریِ تو پُر ثمار، نخلِ طُوبیٰ
شبانِ وادیِ ایمن زتُست مالا مال

نباتِ نوش لبانت، حیاتِ خضر و مسیح
زُلال دُرِ دہانت، شِفائے ضُعفِ ہلالؓ

خرامِ نازِ تو موجے زِ کوثر و تسنیم
خُمِ نیازِ تو مستیِ جذب و شوقِ بلالؓ

Marfat.com

شمیمِ گلشنِ طیبہ بہ از ہوائے جناں
نسیمِ کوچہ بطحا بہ از صبا و شمال

دریچہ اش بضیا روشنیِ چشمِ وفا
نشیمنش ز صفا، صفّۂ بہارِ جمال

صلائے خوانِ نوالت ز قاف تا قاف است
شنید گوشِ دلِ من نہ در گہِ متعال

منم غریقِ یمِ ظلمتِ فراق و نوی
تو دستگیر شو و کن بروں ز قعرِ فصال

منم بآتشِ حرماں، حریقِ ہجر و بلا
رساں بجوئے لقاء و چشاں ز آبِ وصال

Marfat.com

منم بدشتِ جنوں پائے بندِ رنج و عنا
بیا، بیا و رہا کن مرا ز بندِ ملال

وفورِ شوق، پئے دیدنِ رخِ پُر نور
زماں زماں بدرت می رسد چو پیکِ خیال

زبانِ قال چو شد لال از مدیحِ رسولؐ
بود صلاتِ صلوٰۃ و سلام مثلِ رمال

محلّ نورِ تجلّی است، طورِ دلِ مہجور
کہ ذکرِ تست در و بالغُدُوِّ والآصال

۲۰ ر رمضان ۱۳۸۵ھ
۱۳ ر جنوری ۱۹۶۶ء
پنجشنبہ

○

یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ وَ یَا اَیُّہَا الرَّسُوْل

اَنْتَ الَّذِیْ، وِصَالُكَ لِیْ غَایَۃُ الْوُصُوْلُ

تو ابرِ رحمتی، کہ ز روئے عطا و جود

بر تشنگانِ آبِ بقا، کردہ نزول

غیر از درِ شفاعتِ تو، نیست مامنے

از فرطِ انفعال، خنیدیم در خمول

کس نیست در جہاں، کہ بحسنت مماثل است

فِیْ دَرْكِ كُنْهِ حُسْنِكَ قَدْ حَارَتِ الْعُقُوْلُ

جز شمسِ حسن و فضلِ تو، ہر ماہ آفل است

اِذْ اِنَّهَا الْبَرِیْعَۃُ مِنْ تُهْمَۃِ الْاُفُوْلُ

Marfat.com

از مُشکبوئے جَعدِ تو، جامِ مُعطّر است
زیں نافہ خُتن، نبود ہیچ گہ ذُہول
مہجور، جُرعہ نوشِ شرابِ طہورِ تُست
کأسُ الکِرام، جُرعہ فشاں شُد بریں ذُلُول[1]

۳۰ راگست ۱۹۶۶ء
۱۳ جمادی الاولیٰ چہار شنبہ ۵ بجے سہ پہر

---

[1] (ذلول) بمعنی حقیر و پست۔ یقال اَرضٌ ذَلُولٌ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ هُوَ الَّذِی جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِی مَنَاکِبِهَا وَکُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَاِلَیْهِ النُّشُورُ ۱۵
ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ: وہی ہے جس نے کیا تمہارے آگے زمین کو پست اور پھر و اس کے کندھوں پر اور کھاؤ کچھ روزی دی اُس کی اور اسی کی طرف جی اُٹھنا ہے۔ (الملک پ ۲۹)

[2] یہ مصرعہ تلمیح ہے۔ عربی کے اس شہرۂ آفاق مصرعہ وَلِلْاَرضِ مِنْ کَأسِ الْکِرَامِ نَصِیبٌ کی طرف کہ اہل کرم کے نا ؤ نوش کے وقت۔ کچھ نہ کچھ زمین کو بھی مِل جاتا ہے۔ اس لیے کہ پینے پلانے کے بعد۔ دُردِیِ جام کو زمین پر پھینک دیتے ہیں۔ مولانا جامی کا یہ شعر اسی خصوص میں ہے۔

زفیضِ عامِ تو جامی مدام جُرعہ کش است
بلے نصیب بُود خاک را ز کاسِ کرام

خواجہ حافظ فرماتے ہیں: ؎

اگر شراب خوری جُرعہ فشاں بر خاک
ازاں گناہ کہ نفعے رسد بغیر چہ باک

Marfat.com

○

مُصحفِ عِرفان رُوئے محمّد صَلّی اللہ عَلَیْہ وَسَلَّم
صُبحِ بہاراں خوئے محمّد صَلَّی اللہ عَلَیْہ وَسَلَّم

غُنچہ و گُل ہیں اُن سے مُعنبر گُلبن و گُلشن اُن سے مُعطّر
زینتِ جنّت، کوئے محمّد صَلّی اللہ عَلَیْہ وَسَلَّم

نرگسِ حیراں، چشمِ سراپا، سروِ خراماں چیزِ نہالش
عنبرِ سارا بُوئے محمّد صَلّی اللہ عَلَیْہ وَسَلَّم

Marfat.com

قند سے شیریں جن کا بیاں ہے شہد سے میٹھی انکی زباں ہے
مشکِ ختن گیسوئے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

سورۂ رحماں، خلقِ محمدؐ نور کی آیۂ خلقِ محمدؐ
رشتۂ جاں ہے موئے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

پتّہ پتّہ جن کا ہوا خواہ، بوٹا بوٹا اُن کا ثناخواں
زمزم و کوثر جوئے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

مدح سرا مہجورؔ ہے اُن کا دیدۂ دل میں نور ہے انکا
دیکھے روئے نکوئے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

۱۲ر اگست ۱۹۶۵ء
شنبہ ۶ بجے صبح

Marfat.com

○

عزّت و فخرِ آدم و عالم صَلَّی اللّٰہ عَلَیک وَسَلَّم
شان میں تیری "رَبُّکَ الْاَکْرَم" صَلَّی اللّٰہ عَلَیک وَسَلَّم

آیۂ رحمت ذات ہے تیری، مایۂ شفقت بات ہے تیری
تو مولیٰ[1]، تیرے بندے سب ہم صَلَّی اللّٰہ عَلَیک وَسَلَّم

نعت تری، "وَالنَّجْم" کی زینت، "طٰہٰ"، "یٰسٓ" تیری مدحت
نامِ محمّد[2]، اسمِ اعظم صَلَّی اللّٰہ عَلَیک وَسَلَّم

[1] جذب ثانی ۔ تو آقا تیرے خادم سب ہم

Marfat.com

شمس و قمر میں نور ہے تیرا، نکہتِ گُل میں ظہور ہے تیرا
تا نہ جہاں ہو درہم برہم صلی اللہ علیک وسلم

تری گدائی دیں کی شاہی تیری اطاعت حق کی طاعت
تیرا مبشر عیسیٰ ابنِ مریم، صلی اللہ علیک وسلم

سب سے اونچا پایہ تیرا، سر پہ ہمارے سایہ تیرا
اے بے سایہ نورِ مجسم، صلی اللہ علیک وسلم

قبلۂ ایماں کعبۂ ایقاں، معدنِ جود و بحرِ سخاوت
شرعِ ہدیٰ کا ہادیِ اکرم، صلی اللہ علیک وسلم

جادہ نوردِ منزلِ اسریٰ، رمز شناسِ وحیٔ یوحیٰ
شمعِ رسالت سرورِ عالم صلی اللہ علیک وسلم

Marfat.com

عرش و فرش پہ تیری ثنا ہے رُوحِ ایماں تیری وِلا ہے
سب سے اُونچا تیرا پرچم صَلَّی اللہُ عَلَیکَ وَسَلَّم

نازشِ عرفاں صُورت تیری مَعنیٔ قرآں سیرت تیری
مِہتر و سَیّدِ وُلدِ آدم صَلَّی اللہُ عَلَیکَ وَسَلَّم

یہ مہجورؔ جو تیرا گدا ہے جان و دِل سے تجھ پہ فدا ہے
اِس پہ عنایت یا شہِ اَرحَم صَلَّی اللہُ عَلَیکَ وَسَلَّم

۳ر اگست ۱۹۶۵ء
۱۵ر ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

اے شہِ عرش مکیں، تاجِ نبوّت کے نگیں
ہے ترا ذکرِ مبارک میرا ایماں، میرا دیں

عالمِ علمِ ازل، مہبطِ وحی و تنزیل
رہبرِ راہِ ہُدیٰ ہے یہ تری شرعِ متیں

ارضِ طیبہ ترے قدموں سے ہوئی رشکِ ارم
روضۂ پاک ترا زیب دہِ خُلدِ بریں

Marfat.com

قابَ قوسَین سے عیاں ہے ترے اُس قرب کا کیف
حیرتِ سدرہ میں گُم تھا جہاں جبریلِ امیں

نورِ قُرآں تری تنویر کا ہے شاہدِ عدل
اہلِ عرفاں کو، کیا جس نے عطا مُلکِ یقیں

حُسنِ یُوسُف بھی ہے تُو اور یدِ بیضا بھی ہے تُو
یعنی ہر حُسن ترا حُسن ہے، اے ماہ جبیں!

بے تو از جاں شدہ اَم، رُخصتِ نظّارہ کُجا
اے جمالِ رُخِ تُو دیدۂ جاں را تسکیں

مری دُنیائے محبّت ہے تُجھی سے آباد
رُخصتِ یک نظر اے میرے دِل و جاں کے قریں

سوزِ بُو ذرؓ سے مِرے قلب کو دے گرمیٔ شوق
اور سلمانؓ کی عطا کر دہ مجھے جانِ حزیں

گُلِ گُل زارِ مدینہ زِ تو سرسبز مدام
آں گُلِ تر، کہ از و ہشت جہاں را تزئین

جامِ سرہند سے ہے مستِ مئے عشقِ رسولؐ
بندہ مہجور گدائے درِ آں عرش نشیں

۶ر ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ
۱۳ر اگست ۱۹۶۵ء

Marfat.com

○

آپؐ کے در کا اِک گدا ہوں میں
آپؐ کے نام پر فِدا ہوں میں

آپ ہیں ساقیٔ زُلالِ کَرَم
تِشنۂ جُرعۂ عطا ہوں میں

لاکھ لاکھ آپؐ پر دُرود و سلام
والۂ نعتِ مصطفےٰؐ ہوں میں

کتنے شیریں ہیں میرے لَب کہ مدام
مادحِ حسنِ مُجتبےٰ ہوں میں

Marfat.com

رحمتِ عاصیاں ہے آپؐ کی ذات
اے خطا پوش پُر خطا ہوں مَیں

مری بگڑی کو اور بنائے کون
بخشوا لو کہ آپؐ کا ہوں میں

مری کوتاہیوں سے ہو اغماض
اے عطا پاش بے نوا ہوں میں

گرچہ ہوں شاہِ فقر اے مہجورؔ!
پَر درِ قُدس کا گدا ہوں میں

۱۷ر رمضان ۱۳۸۵ھ
۱۰ر جنوری ۱۹۶۵ء
۲ر بجے شب شنبہ

قسم بشہرِ تو می خورد ربک الاکرم
زہے مکیں کہ ازو شد مکاں چنیں اعظم
محمدِ قرشی، ہاشمی و مطلبی
رؤفِ عالم و از جملہ انبیاء ارحم
نجاتِ نوح و دعائے خلیل و شوقِ کلیم
ظہورِ و نورِ تو، نور و ظہورِ ایں عالم
ہمہ سرانِ جہاں بر درِ تو باج گذار
بہ پیشِ درگہِ تو کم سواد و قیصر و جم

Marfat.com

چناں گسیختۂ طوق و بندِ پائے بلالؓ
کہ شد اسیرِ ہدیٰ قلبِ بندۂ اَدْھَم

بصیرتِ دلِ مَن چوں بَصر شُدہ گُستاخ
فِدائے رُوئے تو ایں جانِ و چشم و رُوح و دِلم

تو اَبرِ رحمتی، آں بہ کہ کشتِ ایں مہجور
مَباد تشنہ لَب از بحرِ جُود و اَبرِ کرم

Marfat.com

O

محمدؐ عربی آبروئے ہر دو جہاں
صلوٰۃ اور سلام اُن پہ ہر گھڑی ہر آں

محمدِؐ عربی رُوحِ رُوح وجانِ جہاں
ہو لاکھ بار سلام اُن پہ ہر گھڑی ہر آں

مُراد و منشارِ ایجادِ آدم و عالم
مَدارِ نقطۂ توحید و مرکزِ عرفاں

امام و سیّدِ کُل شمعِ جمعِ مَا یُوحیٰ
شفیعِ جُملہ اُمَمّ زیب و زینِ کون و مکاں

وُہ مہرِ مَطلعِ عصمت، وہ ماہِ اَوجِ ہُدیٰ
وُہ درِّ دُرجِ رِسالت وہ معنیٔ قرآں

وُجودِ رُشد کو جس نے حیاتِ نو بَخشی
وہ جس نے بَخش دیے گنج ہائے بے پایاں

سَروں کو سجدۂ اِحساں سے سَرفراز کیا
دِلوں کو صِدق سے بَخشی حَلاوتِ ایماں

اُسی کی سُنّتِ غَرّا ہے شاہراہِ عَمَل
اُسی کی شرعِ متیں دینِ بُوذرؓ و سلمانؓ

Marfat.com

وہ جس کی ملّتِ بیضا ہے اُمّۃً وَسطاً
وہ جس کی شانِ سخا بذلِ حضرت عثمانؓ

ہے کحلِ دیدۂ مہجور خاکِ پائے حضورؐ
وہ خاک جس کے ہے ذرّوں میں سُرمۂ غفراں

۲۴، فروری جمعہ ۱۹۶۶ء
۳ بجے سہ پہر

Marfat.com

صبا بکوئے نبیؐ گذر کن و از اشتیاقم پیام بر خواں
چو فخرِ رخصت شود میسر، سلام با شوقِ تام بر خواں

تو جانِ من شو، بجائے من رو، سرِ ارادت بر آستاں نہ
محامدِ سورۂ محمدؐ، تمام اندر قیام بر خواں

نثار کن جانِ نکہتِ گل، بپائے آں شاہِ عرش منزل
صلوٰۃِ بے حد، سلامِ بے عد بہ نزدِ بابُ السلام بر خواں

بباب رحمت گذر کن و بیں چہ گلشنِ رحمت است خنداں
قصاید در خورِ ثنا را بہ پیشِ خیر الانام برخواں

تصورِ خد و عارضِ تو بہارِ چشمِ دل است ہر دم
ہمیں حکایت زِ حرفِ شوقم بشاہِ عالی مقام برخواں

بہ تقبیلِ شبّاک شو مشرّف بباب جبریل گہ جبیں سا
بگو کہ مہجورِ بے نوا را گہے بدار السّلام برخواں

۲۳ اگست ۱۹۶۵ء
دو شنبہ ۴ بجے صبح

Marfat.com

شمسِ شہودِ عالمِ عرفاں تمھیں تو ہو
صبحِ ہدیٰ کا مطلعِ تاباں تمھیں تو ہو

اے تاجدارِ ختمِ رُسل! تجھ پہ مَیں نثار
دردِ دلِ خراب کا درماں تمھیں تو ہو

اے گوہرِ شفاعت و اے دُرِّ اصطفا
اے جانِ جاں! ضیائے شبستاں تمھیں تو ہو

جس سے ہُوا ہے مطرحِ توحید مستنیر
جانم فدا وہ شمعِ فروزاں تمھیں تو ہو

Marfat.com

تیرے ہی دم سے دُودۂ آدم ہے ارجمند
بدرِ یقین و نیرِ ایقاں تمھیں تو ہو

بخشا گیا ازل سے تمھیں گنجِ اجتبا
سب عاصیوں کا مایۂ غفراں تمھیں تو ہو

تُو نے کیا ہے نورِ نبوّت کو پُر کمال
اصلِ حقایق ہمہ اعیاں تمھیں تو ہو

مہجور کو تمھیں نے ہی بخشا یہ دردو شوق
شیرازہ بندِ قلبِ پریشاں تمھیں تو ہو

۲۲ راگست ۱۹۶۵ء
اتوار ۳ بجے صبح

Marfat.com

○

زیب افزائے دَنیٰ اور فَتَدَلّٰی تم ہو
زینتِ عَرشِ عُلائے مَہِ بَطحیٰ تم ہو

آپ کی شان ہے رَفَعنا لَکَ ذِکرَک سے عیاں
نازِش و عزّتِ دَیہیم فَتوَحنیٰ تم ہو

اَصلِ ہر بُود، تمھارا ہی وجُودِ باجُود
سب جہانوں کے لیے رَحمتِ کبُریٰ تم ہو

رَونقِ کون و مکان آپ کی رِفعت پہ نثار
از ازَل تا بَاَبَد، سَطوتِ عُظمیٰ تم ہو

Marfat.com

پیکرِ حُسنِ عمل، آپؐ کی سُنّت کا رہین
رُخِ اِحسان کا گُل گونۂ زیبا تم ہو

سب نبی شمعِ محمدؐ سے ہوئے ہیں پُرنور
یُوسُف و مُوسیٰ و ھارُون کا ماویٰ تم ہو

شارعِ راہِ ہُدیٰ، شارحِ اَحدیّتِ صِرف
قدرتِ حق کی فقط غایتِ قُصویٰ تم ہو

تاجِ لَوْلَاکَ بنا آپ کے سَر کی زینت
عالمِ خلق کا سرمایۂ اَسنیٰ تم ہو

رحم کیجے، کہ ہو مہجورِ پریشاں دلشاد
اُس کی ہر آرزوئے زیست کا منشا تم ہو

۱۷ر اگست ۱۹۶۵ء
صبح سہ شنبہ

Marfat.com

ختامِ نکتۂ اکملتُ تم ہی سے مُزیّن ہے
رُسولِ کافّۃ للنّاس وختمُ المُرسلین تم ہو

بُتِ پندار کو توڑا تمھیں نے کعبۂ دل سے
دُرِ دُرجِ یقیں لَا اُحِبُّ الاٰفِلین تم ہو

ترے آنے سے توقیرِ نجاتِ سرمدی آئی
مکان و لامکاں میں سرورِ دینِ متیں تم ہو

تیری آمد نے توقیعِ ہُدیٰ کو زیب و زینت دی
بمُلکِ اِصطفَینا مالکِ تاج و نگیں تم ہو

یہ مہجورِ سراپا عجز، تیرا ہی ثنا خواں ہے
شہِ لولاک و سِرِّ وحدت و نورِ مُبیں تم ہو

شب ۱۵ ارشعبان ۱۳۸۵ھ
۵ شنبہ ۴ بجے صبح ۹ر دسمبر ۱۹۶۵ء

Marfat.com

○

مکینِ عرش و محبوبِ الٰہ العٰلمین تم ہو
مَلاذ و ملجاءِ کُل اوّلین و آخریں تم ہو

تمھیں نے دُودۂ آدم کو اَوجِ اِتّقا بخشا
شَفِیعُ المُذنِبین و رَحمۃٌ لِّلعٰلَمِین تم ہو

رسالت تم پہ نازاں اور نبوّت مُفتخِر تم پر
شہنشاہِ رُسُل اور صاحبِ فتحِ مُبیں تم ہو

دیانت اور عدالت کو شرف تیری غلامی کا
جہانِ اہتدا کا نورِ مُطلق بالیقیں تم ہو

Marfat.com

○

کھُلا ہے درِ مُصطفٰے اللہ اللہ
یہی در ہے بابِ شِفا اللہ اللہ

یہ خِطّہ کہ ہے مَطلَعِ فجرِ رحمت
یہیں ہیں وہ شمسُ الضّحیٰ اللہ اللہ

ہیں گلیاں مدینے کی گلزارِ جنّت
مُعطّر ہے جن سے فِضا اللہ اللہ

نبیّ ءِ تِہامی، مُزکّیِ عالَم
ہے جن کی دِلوں میں ضیا اللہ اللہ

Marfat.com

بَشِیرٌ نَذِیرٌ رَّؤُفٌ رَّحِیمٌ
ہے قرآں میں اُن کی ثنا اللہ اللہ

وہ بے کس پناہ اور غریبوں کا ملجا
بہارِ جہاں کی بہا اللہ اللہ

مرے دل کی دُنیا یہی سرزمیں ہے
یہیں ہے وِلا و وفا اللہ اللہ

شُہود اُن کا آئینۂ ذاتِ حق ہے
وُہ شمعِ شُہودِ خُدا اللہ اللہ

یہ مہجورِ مسکیں ہے خوانِ نبی پر
نمک خوارِ کانِ سخا اللہ اللہ

۱۶ اگست ۱۹۶۵ء
دو شنبہ بعد نماز فجر

○

رہنمائے ہُدیٰ رسُول اللہ
میرے دل کی ضیا رسُول اللہ
رحمتِ دوجہان و رأفتِ کُل
زینتِ دوسرا رسُول اللہ
طورِ دل جلوہ گہ تمھارا ہے
ہر صباح و مسا رسول اللہ
جامِ صحت دیا تمھیں نے مجھے
تم ہو میری شفا رسُول اللہ
شرفِ حاضری عطا ہو مجھے
میں ہوں بے آسرا رسُول اللہ

Marfat.com

نامِ تیرا ہے میرا ذکرِ کثیر[۱]
تم ہو ذکرِ خدا[۲] رسول اللہ

تم پہ لاکھوں درود اور سلام
تم ہو بحرِ سخا رسول اللہ

دلِ مہجور کیوں ہے اتنا حزیں
ہیں شفیعُ الوریٰ رسول اللہ

---

۱ طورِ دل مطرحِ تجلّی تست ۔

۲ قد انزل اللہ الیکم ذکراً رسولاً یتلو علیکم آیاتِ اللہ لیخرجکم من الظلمٰتِ الی النور (القرآن)

۲۷ اگست ۱۹۶۵ء جمعہ
ڈیڑھ بجے دوپہر

قسم بمصحفِ روئے تو یا رسول اللّٰہ
چہ نکہت است بموئے تو یا رسول اللّٰہ

بہارِ گلشنِ جاں، از شگفتنِ گلِ تو
نسیمِ غنچہ ز بوئے تو یا رسول اللّٰہ

فروغِ چشمِ نبوّت، ضیاءِ مہر رخت
نسیمِ خلد، بخوئے تو یا رسول اللّٰہ

Marfat.com

جمالِ دیدۂ مازاغ زینتِ رُخِ تو
زہے صفاتِ نکوئے تو یا رسول اللہ

بود بجان و دلم قبلۂ محبّت و شوق
حریم کعبۂ کوئے تو یا رسول اللہ

ہوائے ہر دو جہاں رفت از سرِ مہجور
کہ ہشت دیدہ بسوئے تو یا رسول اللہ

○

مدینہ پُر سکینہ تیرا گھر ہے
ترے ہی گھر کے دَر پر میرا سر ہے

تیری ضَو پاشیاں ہیں مہر و مہ میں
تیرا ہی مُعجزہ شَقّ القمر ہے

وہ روضے کی تجلّی اللہ اللہ
کہ مولائے نبوّت کا یہ گھر ہے

Marfat.com

حرم کی یہ فضائے گُل بداماں
حبیبُ اللہ کا فیضِ نظر ہے

جمالِ مُصطفٰے ہے جلوہ آرا
مُشرّف جس سے ہر فردِ بشر ہے

تہی دامن بھی ہیں مسرور و شاداں
کہ دامانِ تمنّا پُر گہُر ہے

جہاں کا ذرّہ ذرّہ تیرا مُحتاج
تیرے دم سے وُجودِ بحر و بر ہے

برستی ہے گھٹا رحمت کی ہر سُو
بقدرِ ظرف ہر شے بہرہ ور ہے

Marfat.com

اَغِثْنِیْ یارَسُولَ اللہ، اَغِثْنِیْ!

مِرے آقا سگِ طیبہ اِدھر ہے

یہ مہجورِ سراپا عجز و تقصیر

ترے دَر کا گدائے منتظر ہے

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ
۱۴ اگست ۱۹۶۵ء

Marfat.com

○

اے کہ ترا وجود ہے زینتِ بزمِ سروری
اے کہ تیرا درود ہے مایۂ نازِ دل بری

پردگیانِ ذات ہیں تیرے ہی دَر کے پردہ دار
جلوہ گہِ صفات میں تیرا ہی حُسنِ سرمدی

تیرا جلال تیغِ دَہ قاطعِ لاتِ کفر و شرک
تیرا جمال، نورِ حق، غازۂ روئے حیدری

میم تری سے سرفراز، پرچمِ سطوتِ اَحد
تیری ضیا سے پُر جلا، چہرۂ مہرِ خاوری

Marfat.com

مُلکِ غِنا کی سلطنت ہے ترے حُسن کی خراج
اہلِ غِنا کو کی عطا، تُو نے قبائے سروری

زمزمۂ بلالؓ میں تیرا اثر، اذانِ شوق
ہمہمۂ ہلالؓ میں تیرا ہی سوزِ برتری

تیری شفا، لبِ مسیحؑ، تیری دُعا نجاتِ نُوحؑ
تیرے ہی دم قدم سے ہے رونقِ چرخِ چنبری

نقوئیِ دلِ حزیں کی آہ بن کے رہی غبارِ راہ
اے کہ تیرا غبارِ راہ سُرمۂ چشمِ قیصری

۲۵ اگست ۱۹۶۵ء
۴ بجے سہ پہر

Marfat.com

سرم نثار، بپائے محمدِ عربی
دِلم فدائے وِلائے محمدِ عربی

محمدِ عربی، شاہدِ جمالِ ازل
بہارِ خلد، بہائے محمدِ عربی

بہشت و سایۂ طوبیٰ و باغ و راغِ جناں
ہمہ ز جوئے سخائے محمدِ عربی

Marfat.com

وظیفہ خوارِ نوالش مسیح و خضر و کلیم
خوشا نوال و عطائے محمدِ عربی

گدائے درگہِ او بہ ز خسروانِ جہاں
زہے شکوہِ گدائے محمدِ عربی

ز مہرِ اوست ضیا پاشِ چشمِ ماہ و نجوم
خہے فروغ و جلائے محمدِ عربی

غبارِ خاکِ درش سرمۂ بصیرتِ عشق
چہ خوش صفائے ہبائے محمدِ عربی

خیالِ سروِ قدش، نخلِ طورِ دشتِ طوبیٰ
چہ جلوہ گاہ لقائے محمدِ عربی

مَحامدِ شہِ لولاک زینتِ قرآں
ببیں کمالِ ثنائے محمدِ عربی

باَوجِ مَجد و کرامت رسید آں مہجور
کہ جا گرفت[1] بپائے محمدِ عَرَبی

۹ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ
۲ جنوری ۱۹۶۶ء
۲ بجے یک شنبہ

[1] کہ بافت جائے بپائے محمدِ عَرَبی ۔

Marfat.com

○

اے ظہورت شرحِ شانِ کبریا
اے فروغت شمعِ جمعِ انبیاءؑ
خندۂ صبحِ ازل از بودِ تو
رونقِ بزمِ ابد از جودِ تو
بامِ عرش، از نامِ پاکت سربلند
فرشِ خاک، از بارگاہت ارجمند
ماہ را مہرِ رُخت، نورِ بہا
مہر را تنویرِ قلبِ تو ضیا
زلّہ خوار، از خوانِ لطفِ تو وجود
اے ضمیرت لوحِ اسرارِ وُدود

Marfat.com

خلعتِ اُمُّ الکتاب اَندر بَرَت
تاجِ خَتمُ الانبیا زیبِ سَرَت

پیکرِ حُسنِ عَمَل را جاں توئی
خستگاں را مَرحَم و درماں تُوئی

اے نبیؐ اے رَحمَۃَ اللعٰلمیںؐ!
از کرم، حالِ خراب ما ببیں

جامِ مِلّت، از مئے عِرفاں تہی
از زیاں اُمّیدِ مے دارد بہی

غافل از معنیٰ و در گفتار چُست
تیز تَر در لَہو و در کردار سُست

مُطرب و مے ہست نزدِ او جہاد
تَفرِقَہ در دین، نزدِ اُو سِداد

Marfat.com

خود فراموش و بہر کس آشنا
دعویٔ غوّاصی و خود ناشنا

پیشۂ ای جہل او تقلید غرب
کاش دارد فہم، در تنقید غرب

اے رسولؐ! اے رہبرِ گم گشتگاںؐ!
کشتیٔ اشکستہ بر ساحل رساں!

۴ مارچ ۱۹۵۴ء

Marfat.com

○

ترا وجود ہے روحِ حیات و روحِ جہاں
ترا درود ہے جاں بخشِ عفّت و عرفاں

ترا شہود ہے آئینۂ شہودِ خدا
ترا درود ہے نکہت فزائے باغِ جناں

ترے ہی سانس نے پھولوں کو کی عطا خوشبو
تیرے لبوں سے یہ غنچے ہوئے ہیں مشک افشاں

ترے ہی دم سے ہوئی پُر بہار کشتِ بہشت
تیرے قدم سے ہوئی آمدِ گل و ریحاں

ترے خرام سے عنبر فشاں ہے بادِ نسیم
ترے سحابِ کرم سے ہیں لُؤ لُؤِ عمّاں

یہ بُلبلوں کے ترانے یہ نغمہ ہائے طُیُّور
یہ سب ہیں تری ہی مدح و ثنائے بے پایاں

جمالِ جہدۂ خُلقِ عظیم آپ کا حُسن
کمالِ حُسنِ بیاں کَانَ خُلُقُہُ القُرآن

سلام تجھ پہ ہو یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ ہر دم
یہی ہے وِردِ ہمہ حُوریانِ خُوش الحاں

ترا شہود ہے فردوسِ دیدۂ مہجور
یہ وُہ شرف ہے جو حاصل ہے ہر گھڑی ہر آں

۱۶ اگست ۱۹۶۶ء
۴ بجے صبح سہ شنبہ

Marfat.com

○

ترا سینہ حق کا ہے آئینہ ترا چہرہ نورِ مبین ہے
ترا کوچہ گلشنِ قدس ہے ترا شہر بلدِ امین ہے

تو حبیبِ خالقِ کبریا تو شفیعِ اُمتِ پُر خطا
ترا گھر ہے جنتِ اصفیا ترا روضہ خلدِ بریں ہے

تو جمالِ عصمتِ نوریاں تو کمالِ عفتِ حوریاں
ترا حسن، زینتِ قدسیاں تری سیر اُفقِ مبین ہے

تری جود، خوانِ خلیلؑ ہے تو ضیائے جیبِ کلیمؑ ہے
تو ظہورِ جلوہ طور ہے، یہی دید عینِ یقین ہے

Marfat.com

ترے باغ کی یہ ہوائے خوش، ہے نسیمِ غنچہ شوقِ دل
یہ جو رشتہ ہے تری مہر کا یہی میرا حبلِ متین ہے

تری بارگاہِ ملک پناہ، میری رُوح و جاں کی ہے قبلہ گاہ
میرے حالِ زار پہ ہو نگاہ تو جلائے قلبِ حزین ہے

یہ فقیرِ نقوّیؔ بے نوا، ترے بابِ جُود کا ہے گدا
ترا در ہی اس کا حصار ہے یہی اس کا حصنِ حصین ہے

نعت باادب سننا اک بڑی سعادت ہے
یہ مرا عقیدہ ہے، یہ مری عبادت ہے
(ساجد)

سرمایۂ زیست

(ہدیۂ نعت)

سیّد دانیال ساجد

Marfat.com

حمد و نعت

حمد اللہ کی اور نعت پیمبرؐ لکھنا
کام مشکل ہے بہت، سوچ سمجھ کر لکھنا

وہ ہے یکتا واحد اس پہ ہے شاہد احمدؐ
یہ ہے ایمانِ مسلمان کا محور، لکھنا

آپؐ دانائے سُبُل، ختمِ رُسُل، حاصلِ کُل
رحمتِ عالمیاں، شافعِ محشر لکھنا

وجہِ تخلیقِ جہاں، آپؐ کی ذاتِؐ ذیشاں
آپؐ ہیں جانِ جہاں، دین کے سرورؐ لکھنا

Marfat.com

جس کا سایہ بھی نہ تھا جسم تھا اُطہر اِتنا
ایسے بے سایہ کو تُم نُور کا پیکر لکھنا

آسمان پہ گئے ، نُورِ مجسّم بن کر،
عقل عاجز ہے وہاں، اَللہُ اکبر لکھنا!

نعت گوئی کا سلیقہ بھی عطا ہے اُس کی،
اشک آنکھوں میں لیے، عجز میں ڈھل کر لکھنا

جب چلو سُوئے حرم ، کوہِ حرا پر جا کر،
مدحِ محبوبِ خدا ، غار کے اندر لکھنا

ایک مُدّت سے طریقہ ہے یہ اپنا ساجد
خامۂ نعت کو اشکوں میں بھگو کر لکھنا

نورِ یزداں

نورِ یزداں، حبیبِؐ خدا آپؐ ہیں
اِبتدا آپؐ ہیں، انتہا آپؐ ہیں

عالمِ رنگ و بُو کی بِنا آپؐ ہیں
مقصدِ زندگی، مُدّعا آپؐ ہیں

ساقیِ کوثر و چشمۂ سلسبیل
معدنِ جُود و بحرِ سخا آپؐ ہیں

اہلِ ایماں کے چہروں کا حُسن و جمال
اہلِ عرفاں کا نور و بہا آپؐ ہیں

Marfat.com

رونقِ ارضِ کون و مکاں آپؐ سے
شک نہیں اِس میں شمس الضحیٰ آپؐ ہیں

دشتِ عصیاں کی تپتی ہوئی دُھوپ میں
رحمتوں، شفقتوں کی رِدا آپؐ ہیں

نصِّ قرآن ہے، میرا ایمان ہے
دو جہانوں میں بعد از خدا آپؐ ہیں

سخت مُشکل ہو یا جاں گُسل درد ہو
میرے غم خوار، میری دَوا آپؐ ہیں

مَیں گنہگار ہوں، بخشوائیں مجھے
میرے آقا! مرا آسرا آپؐ ہیں

Marfat.com

○

درکار ہے ساجد کو فقط آپؐ کا دربار
ہو جائے کبھی مجھ پہ کرم، احمدِ مختار!

مُدّت سے تمنّا ہے مدینے کا سفر ہو
اِک بار ملے اِذنِ حضُوری، شہِ ابرار!

روضے کی زیارت سے ملے کیفِ مسلسل
بے مایہ کا سرمایہ ہے بس آپؐ کا دیدار!

مانگوں گا دُعا روضے کی جالی کو پکڑ کر
دیکھوں گا کبھی گُنبدِ خضرا، کبھی مینار!

Marfat.com

اے جانِ جہاں! تم ہی طبیبِ دل و جاں ہو
بیمار ہوں، بیمار ہوں، بیمار ہوں، بیمار!

اُمّت ہوئی محتاجِ کرم، رحمتِ عالم!
بکھرے ہوئے افراد ہیں، اُلجھے ہوئے افکار!

افسوس! کہ ہم بھول گئے آپؐ کا پیغام
افسوس! کہ ہم چھوڑ گئے آپؐ کا معیار!

ساجد پہ ہے فیضانِ کرم شاہِ اُممؐ کا
عالم میں جو مقبول ہوئے نعت کے اشعار!

Marfat.com

نعت بحضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

نعت با ادب سُننا ، اِک بڑی سعادت ہے
یہ مرا عقیدہ ہے ، یہ مری عبادت ہے

مقصدِ حیات اپنا ، آپؐ سے محبّت ہے
آپؐ سے محبّت ہی محورِ اطاعت ہے

آپؐ کی اطاعت سے منزلِ مُراد ملے
آپؐ کی اطاعت ہی رہبرِ ہدایت ہے

ہم نے بارہا دیکھا ، نعت کی مجالس میں
آنکھ آنکھ پُرنم ہے لمحہ لمحہ رحمت ہے

Marfat.com

دِل میں اِک تمنّا ہے ، جا بسُوں مدینے میں
حاضری مدینے کی ، اِک بڑی سَعادت ہے

چَشمۂ نجات وعَطا ، رَوضۂ رسُولِ خدُاؐ
جس کو دیکھ لینا بھی ، آپؐ کی زیارت ہے

اَوج پر مُقدَّر ہے ، حَمد و نَعت لَب پَر ہے
آپؐ کا کرَم ہے یہ ، آپؐ کی عنایت ہے

Marfat.com

نعت بحضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

مدینے کا سفر ہے اور مَیں ہُوں
مُقدّر اَوج پر ہے اور مَیں ہوں

میری کشتی پہ بھی چشمِ کرم ہو
گُناہوں کا بھنور ہے اور مَیں ہُوں

میری آنکھوں میں ہیں اَشکِ ندامت
یہ رحمت کا ثمر ہے اور مَیں ہوں

کرم ہو یا رسُول اللہؐ ! کرم ہو!
تمنّا مُختصر ہے، اور مَیں ہوں

Marfat.com

لبوں پر ہر گھڑی صلِّ علیٰ ہے
دُعاؤں میں اَثر ہے اور مَیں ہوں

مدینے میں بدل جاتی ہے تقدیر
حَدیثِ مُعتبر ہے اور مَیں ہُوں

سکُوں کا سائباں ہے سبز گنُبد
اگرچہ دوپہر ہے اور مَیں ہوں

بنا ہُوں آج قسمت کا سکندر
دَرِ خیرُ البَشر ہے اور میں ہُوں

یہی جنّت، یہی کعبہ ہے ساجد
میرے آقاؐ کا گھر ہے اور مَیں ہُوں

نذرانۂ عقیدت بحضورِ سرورِ کونینؐ

نبیؐ کا جس پہ جو نہی پرتوِ جمال ہُوا
وہ شخص آنکھ جھپکتے ہی باکمال ہُوا

جو جاں نثار ہُوا دِل سے بن گیا صدیقؓ
کوئی عمرؓ کوئی عثمانؓ بے مثال ہُوا

علیؓ کو مرتبۂ بابِ شہرِ علم ملا
اذانِ حق کی سُریلی صدا بلالؓ ہوا

شہیدِ کرب و بلا کے طفیل دُنیا میں
عُروج سچ کو ہُوا، جھوٹ کو زوال ہُوا

Marfat.com

کوئی جنیدؒ کوئی بایزید بسطامیؒ
بہ فیضِ مہرِ نبوتؐ کوئی ہلالؓ ہوا

کہیں پہ داتاؒ کے ہاتھوں کہیں بہ دستِ معینؒ
نگر نگر کو عطا فیض کا زُلال ہوا

کہیں پہ فقرِ مجدّد کا چشمۂ حیواں
کہیں طلوعِ مہ و مہر سا ہیوال ہُوا

شعاعِ نورِ نبیؐ پڑ گئی ہو جس دِل پر
وہ دل شہود کی دولت سے مالا مال ہُوا

قبائے فقر و قناعت نصیب میں آئی
گدائے ختمِ رُسل جب سے دانیال ہوا

جہانِ رحمت

شوق ہے گنبدِ خضرا دیکھوں
بارگاہِ شہِ والا دیکھوں

جب ملے اذنِ حضوری، مجھ کو
چشمِ دل سے رُخِ زیبا دیکھوں

آنکھ میں اشکِ زیارت لے کر
خواب میں حسنِ منزّا دیکھوں

لطف و انعام کی بارش کا سماں
چار سُو فیض، نبیؐ کا دیکھوں

Marfat.com

جو نہ ہو عشقِ نبیؐ سے سرشار
اُس کو دُنیا میں بھی رُسوا دیکھوں

دیکھ آؤں جو درِ اقدس کو
پھر نہ شیطان کا رستا دیکھوں

مل گیا ہے مجھے رحمت کا جہاں
کیوں بھلا جانبِ دُنیا دیکھوں

ایک ہے کعبہ سَروں کا ساجد
دُوسرا کعبہ دِلوں کا دیکھوں

Marfat.com

منقبت

منقبت منظور بحضور مہجور رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

صاحبِ عرفاںؔ

مجید امجد

میں نے اُس کے اِرادوں کا یہ سفر دیکھا ہے
ابھی ابھی وہ اِس پُر نور حویلی میں تھا
جس کے گرد سنہرے گلابوں کے تختے تھے
اور، اَب وہ اُس مٹی کے تابوت میں جا لیٹا ہے!

میں نے دیکھا،
اُس نے اپنی اِس اِک عمر میں جتنی زندگیاں پائی تھیں
آج اُس کی میّت کے ساتھ نہیں تھیں
وہ تو اَب بھی، سب کی سب، اِس دُنیا میں ہیں،
جو بھی چاہے اُن کو چُن لے اور آنکھوں سے لگا لے!

ؔ یہ سطور، مشہور عالم متبحّر، حضرت سیّد منظور احمد مہجور مجدّدی مکان شریفی کے انتقال کے چند دن بعد لکھی گئیں ۔ (از نقوش)

Marfat.com

⊙

یہ دن ، یہ تیرے شگفتہ دنوں کا آخری دن
کہ جس کے ساتھ ہوئے ختم لاکھ دَورِ زمان

چناب چین وہ دُنیا ، یہ عصرِ راوی رو
کبھی نہ ٹوٹنے والی رفاقتوں کے جہاں

وہ سب روابطِ دیرینہ یاد آتے ہیں
ترا خلوص ، تری دوستی، ترے احساں

مسرّتوں میں لہکتے ہرے بھرے ایّام
قدم قدم پہ ترا لطفِ خاص ہمدمِ جاں

اور اب یہ تیرگیاں . . . . اب کہاں تلاش کریں
وہ شخص پیکرِ صدق، اور وہ فردِ فیض رساں

رہِ عدم کے مسافر، ذرا پلٹ کے تو دیکھ
گرفتہ جاں ہے ترے غم میں بزمِ ہم نفساں

ترے کرم کی بہاروں میں سوگوار ہیں، دیکھ
ترے چمن کے گل و سرو و لالہ و ریحاں

اُمڈ اُمڈ کے سدا گزرے گی غموں کی یہ موج
دلوں کی بستیوں سے تا بہ ساحلِ دوراں

ابھی ابھی وہ یہیں تھا ۔ زمانہ سوچے گا
اِنھیں گلوں میں ہیں اِس کے تبسّموں کے نشاں

Marfat.com

ابھی ابھی انہیں کنجوں میں اُس کے سائے تھے
ابھی ابھی تو وہ تھا ان برآمدوں میں یہاں

کوئی یقین کرے گا اِک ایسی عظمت بھی
کبھی تھی حِصّۂ دُنیا، کبھی تھی جزوِ جہاں

ہمیں نے دیکھا ہے اس کو، ہمیں خبر ہے وہ شخص
دِلوں کی روشنیاں تھا، دلوں کی زندگیاں

(سیّد منظور احمد نقوی دمکان شریفی)
(کے بارے میں ایک نظم)
از کلیاتِ مجید امجد

منقبت

مثنوی در منقبت حضرت سیّد منظور احمد رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی، مجدّدی، مکان شریفی
کہ بروز پنجشنبہ بتاریخ ۸، محرم الحرام ۱۳۸۹ھ بمطابق ۲۷، مارچ ۱۹۶۹ء رحلت فرمودہ
مفتخر بوصال سرورِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم) شُد

آں شہِ فقر و گدائے مصطفٰے
سیّدِ منظورِ احمدؒ باصفا

بُود حق آگاہ آں مردِ فقیر
گفتگو اَش جاں فزا و دِل پذیر

بُود غرقِ بحرِ علمِ ذاتِ حق
قادرِ گفتار دَر اثباتِ حق

Marfat.com

عاشقِ مُعجز کلامِ مصطفیٰ
عالمِ قرآن و دُرِّ اَولیاء

مادحِ آں مثنویِ معنوی
کہ دِہد درسِ عظیمِ بندگی

خلق را سیرابِ عذبِ[1] دین کرد
کفر را غرقابِ عذبِ دین کرد

عارف و صوفی و درویش و طبیب
سالکِ آں منزلِ عشقِ حبیبؐ

نُطقِ او شیریں زقند نعت بُود
بر لبش می بُود ھر لحظہ درُودؐ

[1] بمعنی آبِ شیریں

Marfat.com

قلبِ او از نورِ ایماں شُد فُوادؔ[1]
ایں شَرف اُو را رسُول اللہ داد

رفت سُوئے خُلد از دارِ فناء
مُفتخر شُد با وصالِ مُصطفےٰؐ

مرقدش بارونق و آباد شُد
وجہِ تسکینِ دلِ ناشاد شُد

---

[1] فُؤاد: ایسا قلب جو وسوسوں سے پاک ہو جائے، مُنقلب ہونا چھوڑ دے اور تسکین پا جائے۔

Marfat.com

حضرت مولٰنا سیّد منظور احمد رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی مکان شریف
کی یاد میں
(نوویں سالانہ عرس کے موقع پر)
۲۷ مارچ ۱۹۷۸ء

آ رہی ہے، کمال کی خوشبو — فقر کے اِک غزال کی خوشبو
آپ کی ذات کا حسین پیکر — تھا سراپا جمال کی خوشبو
چاند چہرہ بفیضِ مہرِ نبیؐ — انکھڑی میں، جلال کی خوشبو
آج حاضر ہوئے ہیں سب لے کر — دل میں اُن کے خیال کی خوشبو
اِتباعِ رسولؐ میں یکتا — گفتگو میں، کمال کی خوشبو
صدق میں تھے نمونۂ صدیقؓ — رزق میں تھی حلال کی خوشبو
علم اور حلم کے تھے آبِ رواں — اور عمرؓ کے جلال کی خوشبو
تھی بیاں میں جنیدؒ کی گرمی — اور اذاں میں بلالؓ کی خوشبو

Marfat.com

بحرِ عشقِ نبیؐ میں تھے غلطاں — شوق[۱] میں تھی بلالؓ کی خوشبو

فقر اُن کا، طریقۂ سرہند — فکر[۲] میں تھی، کمال کی خوشبو

اُن کی مجلس میں عام بٹتی تھی — خالقِ ذُوالجلال کی خوشبو

جو پڑھے گا غزل، تو پائے گا

آپ کے دانیال کی خوشبو!

۱۴ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ

۲۳ فروری ۱۹۷۸ء جمعرات
بوقت ۱۲ بجے شب

[۱] سوز [۲] سوچ

Marfat.com

مجید امجد مرحوم نے ایک مرتبہ جناب مہجورؒ کی شاعری کو سُن کر کہا تھا، نعتوں کے خالق مرتبۂ رسالت کی عظمت سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کے دل معرفتِ ذات سے سرشار بھی ہیں۔ اس شاعر کے دل کی یہی سچّائی، اُبھرتی، چھلکتی اور مستیاں بکھیرتی رہتی ہے اور پھُول برساتی ہوئی دردِ عشق کو جگاتی، اِس کے علم و شعور کی وسعتوں میں پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اس کے جوہرِ ایمان کو اُبھارتی اور ایک والہانہ ابلاغ کے پُراسرار عمل سے گزُرتی از خود لفظی پیکر تراشتی چلی جاتی ہے۔ مجید امجد نئے شاعروں میں ایک اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔ جناب مہجورؒ کی شاعری پر ان کے یہ چند جملے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ مہجورؒ ایک درویش اور باشریعت بزرگ تھے۔ انھیں شاعری کی باریکیوں سے زیادہ عشقِ رسولؐ کی باریکیوں اور عظمتوں کی زیادہ واقفیت تھی۔ عشقِ رسولؐ میں دل پر جو گزُرتی سادگی سے شعروں میں کہہ دیتے۔

سیّد دانیال ساجد

Marfat.com